1973

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝ يَوْمَ
تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا
وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝ 2
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۙ۝ 3
كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ
ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ
لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ فِى الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۗءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا
اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ
مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ
اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے * جس دن تم
اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچہ کو بھول جائے گی اور ہر گابھن اپنا
گابھ ڈال دے گی اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور نشہ میں نہ ہوں گے مگر

اللہ کی مار کڑی ہے * اور کچھ لوگ وہ ہیں کہ اللہ کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں بے جانے بوجھے اور ہر سرکش
شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں * جس پر لکھ دیا گیا ہے کہ جو اس کی دوستی کرے گا تو یہ ضرور اسے گمراہ
کر دے گا اور اسے عذاب دوزخ کی راہ بتائے گا * اے لوگو! اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں
کچھ شک ہو تو یہ غور کرو کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے پھر پانی کی بوند سے پھر خون کی پھٹک
سے پھر گوشت کی بوٹی سے نقشہ بنی اور بے بنی تاکہ ہم تمہارے لئے اپنی نشانیاں ظاہر فرمائیں اور
ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہیں ایک مقررہ میعاد تک پھر تمہیں نکالتے
ہیں بچہ پھر اس لئے کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور تم میں کوئی پہلے ہی مر جاتا ہے اور کوئی سب میں نکمی عمر تک
ڈالا جاتا ہے کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے اور تو زمین کو دیکھے مرجھائی ہوئی پھر جب ہم نے اس پر پانی
اتارا تر و تازہ ہوئی اور ابھر آئی اور ہر رونق دار جوڑا اُگا لائی *

(ک : ت * ۲۲/۱ تا ۵)

۱۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو تقویٰ کا حکم فرما رہا ہے اور قیامت کی ہولناکیوں، زلزلوں اور دیگر حالات سے
خبردار کر رہا ہے * قیامت کا زلزلہ بہت شدید، خوفناک، گھبراہٹ اور دل دہلا دینے والا ہے۔
رعب اور گھبراہٹ کے وقت دل کے ہلنے کو زلزلہ کہتے ہیں۔

۲۔ قیامت کی ہولناکی کے سبب دودھ پلانے والی ماں اپنے شیر خوار بچے کو دودھ پلاتے ہوئے بھلا دے گی
اور اس سے غافل ہو جائے گی حالانکہ وہ اسے سب سے زیادہ محبوب ہوگا اور وہ اس پر سب سے
زیادہ مہربان ہوگی۔ اسی طرح حاملہ اپنے حمل کی تکمیل سے پہلے ہی ساقط کر دے گی اور لوگ دہشت زدہ
حواس باختہ اور نشے میں مست دکھائی دیں گے حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے بلکہ عذاب کی شدت کے باعث
یہ کیفیت ہوگی۔ (تفسیر ابن کثیر - ۳)

۳۔ یہ آیت نضر بن حارث کے متعلق نازل ہوئی نضر بڑا جھگڑالو تھا کہتا تھا ملائکہ خدا کی بیٹیاں ہیں
قرآن گزشتہ لوگوں کی لکھی ہوئی (داستان) ہے یہ شخص حشر جسمانی کا منکر تھا اور کہتا تھا جو چیز
خاک ہو گئی اس کو زندہ کرنا ناممکن ہے * اور جھگڑا کرنے میں یا عام احوال زندگی میں) ہر شیطان شریر
کی پیروی کرتا ہے۔ شیطان کا لفظ انسان اور جن دونوں کو شامل ہے۔ "مرید" خیر سے خالی شریر
ڈوبا ہوا۔ مرد کا معنی ہے خالی ہونا اور بے داڑھی مونچھ کا لڑکا جو چہرے کے بالوں سے خالی
ہوتا ہے۔ مرید اور مارد دونوں ہم معنی ہیں۔

۴۔ اللہ تعالیٰ نے شیطان کے متعلق یہ لکھ دیا ہے یعنی فیصلہ کر دیا ہے کہ جو شخص اس کے پیچھے چلے گا
شیطان اس کو ضرور راہ سے بھٹکا دے گا اور عذاب دوزخ کی اس کو راہ دکھا دے گا۔
(یا عذاب دوزخ تک اس کو پہنچا دے گا) یعنی شیطان کی سرشت ہی یہ ہے کہ وہ اپنے پیچھے

چلنے والے کو سیدھے راستے سے ہٹا دیتا ہے اور اللہ کی راہ پر چلنے آمادہ کرتا ہے جو عذاب دوزخ
تک لے جاتی ہے " مشہور ہے شیطان کے متعلق اللہ کا فیصلہ ہے اور مشتقات کا یہ فطرت ہے کہ جس
شخص سے وہ قریب اور دوستی کرتا ہے یا جس شخص پر تسلط پا جاتا ہے اس کو بھٹکا دیتا ہے۔" (تفسیر مظہری)

۴۔ اے لوگو یعنی اے منکرین بعث و نشر! اگر تم شک میں ہو کہ قیامت میں اٹھنا ہے اور تمہیں اب بھی شک
ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہے یا نہ تو یاد کرو۔ اپنی تخلیق کے آغاز کو دیکھو تاکہ تمہارے شکوک و
شبہات زائل ہوں یعنی ہم نے تم سب کو اجمالی طور پر پہلے بنایا آدم علیہ السلام کی تخلیق کے ضمن میں تمہیں بھی
مٹی سے * پھر ہم نے تمہیں نطفہ سے بنایا * (نطفہ صاف پانی کو کہا جاتا ہے قلیل ہو یا کثیر۔ اور انسان کی
منی کو نطفہ سے اس لئے تعبیر کیا جاتا ہے کہ وہ فرج سے ٹپک کر بہتی ہے) * پھر علقہ سے (علقہ
خون کا وہ منجمد ٹکڑا جو منی سے ہو) * پھر مضغہ سے (مضغہ گوشت کے اس ٹکڑے کو کہا جاتا
ہے جو منجمد خون سے ہو) * مُخَلَّقَةٍ مجرور ہے اور مضغہ کی صفت ہے یعنی ہر وہ شے جس کی تخلیق
کا نقشہ مکمل کر سامنے آ جائے۔ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ اور وہ جس کی تخلیق اور نقشہ ظاہر نہ ہو اس سے مقصود
کے حال کی تفصیل ہے اور واضح کرتا ہے کہ انسان پہلے گوشت کا ایک لوتھڑا ہوتا ہے اس وقت اس کا
کوئی عضو بھی ظاہر نہیں ہوتا اس کے بعد اعضاء کا ابتدائی نقشہ ظاہر ہوتا ہے جو اب بھی مکمل تخلیق کے
مطابق نہیں ہوتا اس لئے کہ اس کی تخلیق کی تکمیل کے بعد ہی اس کے اعضاء اکمل یعنی مکمل نقشہ
حاصل ہوتا ہے (کذا فی الارشاد)۔ تاویلات نجمیہ میں لکھا ہے کہ مخلقۃ یعنی وہ ڈھانچہ انسانی
جس میں روح پھونکی گئی وغیر مخلقۃ یعنی وہ انسانی ڈھانچہ جس میں روح نہ ہو * ہم نے تمہیں عجیب
طریقے سے پیدا فرمایا تاکہ ہم اس سے تمہیں بعث و نشر کا معاملہ واضح طور پر بتا دیں کہ وہ ذات
جو تمہیں مٹی سے پیدا کر سکتی ہے جبکہ اس وقت تمہارے اندر زندگی کی بو بھی نہیں تھی وہی تمہیں بعث
و نشر میں اٹھانے پر بھی قادر ہے * جتنی مدت ہم تمہارے لئے چاہتے ہیں تمہیں ماؤں کے پیٹوں میں
ٹھہرائے رکھتے ہیں یعنی معیاد مقررہ تک اس سے وضع حمل کی مدت مراد ہے * پھر ہم تمہیں نکالتے ہیں بچے
بنا کر کہ تم اپنے معاملات کو طے نہیں کر سکتے کیونکہ اس وقت تم نہایت کمزور ہوتے ہو * تاکہ
تم بتدریج بڑھتے ہو کر اپنے عقل و قوت و تمیز کے کمال کو پہنچو اور یہ وقت تیس و چالیس کی درمیانی
عمر کو کہا جاتا ہے اور قاموس میں ہے کہ یہ اٹھارہ سال سے تیس سال کو کہتے ہیں * اور تم میں بعض
وہ ہوتے ہیں جن کی روحیں سن بلوغ سے پہلے قبض کی جاتی ہیں یا وہ بلوغ کے تھوڑی سی مدت بعد
مر جاتے ہیں * اور تم میں بعض وہ ہیں جنہیں (ارذل العمر) (بڑھاپا اور انتہائی کمزوری) کی طرف لوٹایا
جاتا ہے تاکہ اس عمر تک پہنچنے کے بعد کسی شے کو نہ جان سکے حالانکہ اس سے قبل بہت سی معلومات
رکھتا تھا * اور زمین کو دیکھتے ہو ویران اور خشک پس اچانک ہم نے اس پر پانی یعنی بارش نازل

1976

ہوتی تو انکھوؤں سے حرکت میں آ جاتی ہے اور پھول جاتی ہے اور بڑھ جاتی ہے اور اگاتی ہے ہر قسم کی چیزیں ۔ زمین
ایسی پر رونق ہو جاتی ہے کہ اسے دیکھ کر جی خوش ہو جاتا ہے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین کو ترو تازہ
بہتر اور پر رونق کرتا ہے اور ویران زمین کو زندہ کرنے پر قادر ہے تو مردوں کو بھی زندہ کر سکتا ہے ۔ (روح البیان)

لغوی اشارے ✱ تذھلُ : وہ بھول جائے گی ▲ سکریٰ : نشے میں مست △ مرضعۃ : دودھ پلانے والی △ رَیب : شک ، شبہ ، گمان ۔ راب یریب کا مصدر ہے △ سعیر : دہکتی آگ △ نُقِرُّ : ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں △ ھامدۃ : ھمد مصدر ۔ خشک جس میں سبزہ نہ ہو △ رَبَت : وہ بڑھی ، وہ پھولی ، وہ ابھری △ انبتت : وہ اگی ، اس نے اگایا △ بھیج : بارونق ، ترو تازہ ، نفیس △ (لغات القرآن)

مفہومات مزید ✱ اے لوگو ! اپنے پالنہار (کے قہر و غضب سے) ڈرو ۔ محشر کا بھونچال دہلا دینے والا بڑا واقعہ ہوگا ✱ جس دن قیامت آئے گی اس دن ہوش اڑ جائیں گے کہ تم دیکھو گے کہ دودھ پلانے والی ماں اپنے شیرخوار بچے کو فراموش کر دے گی حاملہ خواتین کے حمل ساقط ہو جائیں گے ۔ لوگ مدہوش دکھائی دیں گے حالانکہ مدہوش نہ ہوں گے ۔ عذابِ الٰہی کی ہولناکی کے باعث ایسا ہوگا ✱ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو بے علمی و نادانی سے اللہ کے متعلق جھگڑتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے چلتے ہیں ✱ حالانکہ شیطان کے بارے میں یہ لکھی ہوئی بات ہے کہ جو اس کا دوست ہوا وہ اسے راستے سے ہٹا کر عذابِ جہنم تک پہنچا کر چھوڑے گا
✱ اے لوگو ! اگر تمہیں تردد ہو دوبارہ جی اٹھنے کا تو غور و خوض کرو ہم نے تمہیں کس شے سے وجود بخشا ، خاک سے پھر نطفہ ، پھر علقہ ، پھر مضغہ پھر مخلقہ کے مراحل سے گزار کر تا قص الخلقت بنایا تاکہ تم پر واضح ہو جائے کہ ہماری قدرت و شان ۔ ہم جسے چاہتے ہیں رحم مادر میں ایک مقررہ وقت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر بچہ بنا کر نکالتے ہیں اور تمہاری پرورش و نشوونما کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ تم عمر بلوغ تک پہنچ جاتے ہو اور تم میں سے کچھ کو کم عمری میں وفات دی جاتی ہے اور بعض کو طویل عمر سے نوازا جاتا ہے یہاں تک کہ عمر کی نکمی حالت سے سابقہ پڑتا ہے یادداشت اور سوجھ بوجھ میں کچھ باقی نہیں رہتا ۔
تم دیکھتے ہو سوکھی زمین کو جب ہم پانی برساتے ہیں تو ترو تازہ ہو کر خوش نما ہو جاتی اور مختلف چیزیں اگاتی ہے ۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝

ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۗ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ

لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

یہ سب اس سبب سے کہ اللہ ہی (کی ہستی) حق ہے اور وہی بے جانوں میں جان ڈالتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے ✱ اور (اس سبب سے بھی کہ) قیامت آنے والی ہے اس میں ذرا شبہ نہیں۔ اور اللہ (دوبارہ) اٹھائے گا انھیں جو قبروں میں ہیں ✱ اور انسانوں میں کوئی کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو اللہ کے بارے میں حجت کرتا ہے بغیر علم کے اور بدون دلیل کے اور بدون کسی روشن کتاب کے ✱ تکبر و گردن کشی کرتا ہوا تاکہ دوسروں کو بھی اللہ کی راہ سے بے راہ کردے ایسے شخص کے لئے دنیا میں (بھی) رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اسے جلتی آگ کا مزہ چکھائیں گے ✱ کہ یہ تیرے ہی ہاتھ کے کرتوتوں کا بدلہ ہے اور یہ (تو ثابت ہی ہے) کہ اللہ بندوں پر ذرا بھی ظلم کرنے والا نہیں ✱ (۲۲/۶ تا ۱۰ ✱ ت : م)

۶۔ "یہ اس لئے ہے کہ اللہ ہی حق ہے" اور یہ جو کچھ ذکر کیا گیا آدمی کی پیدائش اور خشک بے گیاہ زمین کو سرسبز شاداب کردینا اس کے وجود و حکمت کی دلیلیں ہیں ان سے اس کا وجود بھی ثابت ہوتا ہے "اور یہ کہ وہ مردے جلائے گا اور یہ کہ وہ سب کچھ کرسکتا ہے" (کنزالایمان)

۷۔ "اور یقیناً قیامت آنے والی ہے اس میں ذرا شک نہیں" اس ارشاد سے خبر دیا کہ قیامت ضرور آئے گی تم شیطان کی وسوسہ انگیزیوں سے دھوکہ کھا کر اس یوم حساب کا انکار نہ کرنا ورنہ کف افسوس ملوگے اور ندامت سے ہونٹ کاٹو گے "اور اللہ تعالیٰ زندہ کرکے اٹھائے گا ان (مردوں) کو جو قبروں میں ہیں"۔ (ضیاء القرآن)

۸۔ علم سے مراد علم ضروری اور بدیہی ہے (یعنی ایسا علم جو نظر و فکر کے بغیر حاصل ہوتا ہے) اور ھدیٰ سے مراد علم استدلالی اور نظری ہے جو معرفت الٰہی کی جانب راہنمائی کرتا ہے (علم نظری سے مراد وہ علم ہے جو نظر و فکر کے ساتھ حاصل ہوتا ہے) اور کتاب منیر سے مراد وہ روشن کتاب ہے جو حق کا مظہر ہو اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے کسی انسان پر نازل ہو۔ پس انسان کے لئے یہی اسباب علم ہیں جن میں سے کسی ایک کے ساتھ انسان کو کسی شے کا عرفان حاصل ہوتا ہے۔ ایک علم بدیہی دوسرا علم نظری اور تیسرا نقلی علم" لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہیں جن کے پاس ان میں سے ایک بھی نہیں ہوتا پھر اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں (تفسیر مظہری ۔ ۲)

۹۔ حضرت ابن عباسؓ کے بقول "ثانی عطفہ" کا یہ معنی ہے کہ وہ حق کو قبول کرنے سے تکبر کرتا ہے زید بن اسلمؒ نے یہ معنی بیان کیا کہ وہ اپنی گردن کو موڑتا ہے اور تکبر کے باعث حق کی دعوت سے اعراض کرتا ہے * "لیضل عن سبیل اللہ ..." اس سے مراد یا تو سرکش ہیں یا اس سے مراد ہے کہ ایسا کرنے والے کی جبلت ہی میں کمینگی اور بدخلقی رکھ دی گئی ہے تاکہ وہ دوسروں کو گمراہ کرتا رہے پھر فرمایا "لہ فی الدنیا ..." یعنی دنیا میں اس کے لئے اہانت، ذلت اور رسوائی ہے۔ آیات الٰہی سے اعراض اور تکبر کرنے کی پاداش میں آخرت سے پہلے دنیا میں ہی ذلت اور رسوائی اس کا مقدر بن گئی۔ کیونکہ اس کی جدوجہد اور اس کا مبلغ علم صرف حصول دنیا تک محدود رہا۔" * اور ہم چکھائیں گے اسے قیامت کے دن جلانے والی آگ کا مزہ۔ (ابن کثیر ۲)

۱۰۔ اسے کہا جائے "تاکہ دنیا میں وہ ذلت و خواری اور آخرت میں یہ سخت عذاب بسبب اس کے ہے جو تیرے ہاتھوں نے عمل کیا یعنی تیرے کفر اور معاصی کی وجہ سے تجھے دنیا و آخرت میں سزا ملی۔" * اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کے گناہوں کے بغیر یعنی بلاقصور ہی عذاب میں مبتلا نہیں کرتا (روح البیان)

لغوی اشارے * یُجَادِلُ : مجادلۃ جِدَالٌ مصدر (مفاعلۃ) وہ جھگڑا کرتا ہے △ عِطْفِهٖ : اس کا پہلو، اس کا پہلو عطف مضاف ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ۔ عِطْفٌ کے معنی ہیں جانب اور پہلو کے △ خِزْیٌ : ذلت، خواری، رسوائی △ نُذِیْقُهٗ : ہم اس کو چکھائیں گے △ قَدَّمَتْ : تقدیم مصدر سے پہلے کر چکے یا پہلے بھیج چکے △ یَد : ہاتھ △ عَبِیْدٌ : بندے، عبد کی جمع △ (لغات القرآن)

مفہومات مزید * یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے اور وہی بروز قیامت وفات شدگان کو جلائے گا اور وہی ہر چیز پر قادر ہے سب کر سکتا ہے * یقیناً قیامت آنے والی ہے اور جو قبروں میں ہیں انہیں ضرور زندہ کیا جائے گا * کچھ لوگ جو علم و فہم و روشن کتاب نہیں رکھتے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں * اپنا رخ موڑے گردن جھٹکے غرور و تکبر کے ساتھ تاکہ لوگوں کو راہ حق سے بہکا دے اس کے لئے دنیا میں ذلت و رسوائی اور قیامت کے دن تپش و جلن کا عذاب چکھایا جائے گا * سب کچھ عذاب و سزا اس کے اپنے ہاتھوں سے کئے ہوئے کاموں کا بدلہ ہوگا جو اس نے آگے بھیجے دنیا میں کئے تھے۔ اللہ تعالیٰ بندوں پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا

مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ۨ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ
فِتْنَةُ ۨ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ
يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ
يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ
اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝١٤ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ
فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ
هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ۝١٥ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ۙ
وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ۝١٦

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ جو اللہ کی عبادت تو کرتے ہیں (مگر) اٹکے تعلق پھر اس کو کچھ
فائدہ پہنچ گیا تو اس پر جما دیا اور اگر کچھ تکلیف پہنچ گئی تو منہ کے بل الٹا پھر گیا اس نے
دنیا بھی کھوئی اور آخرت بھی یہ ہے وہ صریح خسارہ * اللہ کو چھوڑ کر اس کو پکارتا ہے جو
نہ اس کو ضرر دے سکے اور نہ فائدہ یہی تو وہ بڑے درجہ کی گمراہی ہے * اس کو پکارتے ہیں
کہ جس کا ضرر اس کے نفع سے نزدیک تر ہے ایسا آقا بھی برا اور رفیق بھی برا *
بے شک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام بھی کئے ایسے باغوں میں داخل کرے گا
جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے * جس کو (حالت ناامیدی میں)
یہ گمان ہو کہ اللہ اس کی دنیا اور آخرت میں مدد نہ کرے گا اس کو چاہئے کہ چھت میں ایک رسی لٹکائے
اور اسے کاٹ ڈالے (پھانسی لے کر مر جائے) پھر دیکھے کہ اس کی تدبیر اس کے غصہ کو دور بھی
کرتی ہے * اور ہم نے اس قرآن کو کھلی کھلی آیتیں بنا کر نازل کیا ہے اور یہ بھی کہ اللہ جس کو چاہتا ہے
[illegible] *

1980

۱۱۔ اور کچھ لوگ (آدمی) اللہ کی بندگی ایک کنارہ پر کرتے ہیں" اس میں اطمینان سے داخل نہیں ہوتے اور انہیں ثبات و قرار حاصل نہیں ہوتا شک و تردد میں رہتے ہیں جس طرح پہاڑ کے کنارے کھڑا ہوا شخص تزلزل کی حالت میں ہوتا ہے * یہ آیت اعرابیوں کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو اطراف سے آکر مدینہ میں داخل ہوتے اور اسلام لاتے تھے ان کی حالت یہ تھی کہ اگر وہ خوب تندرست رہے اور ان کی دولت بڑھی اور ان کے بیٹا ہوا تب تو کہتے تھے اسلام اچھا دین ہے اس میں آکر ہمیں فائدہ ہوا اور اگر کوئی بات اپنی امید کے خلاف پیش آئی مثلاً بیمار ہو گئے یا لڑکی ہو گئی یا مال کی کمی ہوئی تو کہتے تھے جب سے ہم اس دین میں داخل ہوئے ہیں ہمیں نقصان ہی ہوا اور دین سے پھر جاتے تھے یہ آیت ان کے حق میں نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ انہیں ابھی دین میں ثبات ہی حاصل نہیں ہوا ان کا حال یہ ہے *
"پھر اگر انہیں کوئی بھلائی پہنچ گئی جب تو چین سے ہیں اور جب کوئی جانچ آکر پڑی" کسی قسم کی سختی پیش آئی "منہ کے بل پلٹ گئے" مرتد ہو گئے اور کفر کی طرف لوٹ گئے "دنیا اور آخرت دونوں کا گھاٹا" دنیا کا گھاٹا تو یہ کہ جو ان کی امیدیں تھیں وہ پوری نہ ہوئیں اور ارتداد کی وجہ سے ان کا خون مباح ہوا اور آخرت کا گھاٹا ہمیشہ کا عذاب۔ "یہی ہے صریح نقصان" وہ لوگ مرتد ہونے کے بعد بت پرستی کرتے ہیں۔ (کنز الایمان۔ حاشیہ)

۱۲۔ مشرکین مکہ کا ذکر ہے کہ وہ ان اصنام کی پرستش کرتے ہیں جو انہیں نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان۔
"یہی تو انتہائی گمراہی ہے" (ضیاء القرآن)

● یعنی وہ ایسی چیز کی پرستش کرتا ہے کہ اگر اس کی پرستش نہ کرے تو وہ چیز اس کو ضرر نہیں پہنچا سکتی اور اس کی پرستش کرے تو وہ فائدہ نہیں دے سکتی۔ ایسی چیز کی پرستش ایک بھٹکاوا ہے حق سے دور

۱۳۔ وہ عبادت کرتا ہے ایسے کی جس (کی عبادت) کا ضرر اس کے نفع سے زیادہ قریب الوقوع ہے یعنی کافر جس کی پرستش کرتا ہے اس کی عبادت کا ضرر اس موہومی فائدے سے زیادہ قریب ہوتا ہے جس کی تمنا کافر کے دل میں ہوتی ہے۔ نفع سے مراد امید سفارش اور بارگاہ الٰہی تک پہنچنے کا وسیلہ بنانا۔ عرب کا محاورہ ہے کہ جو چیز بالکل موجود نہ ہو اس کے متعلق بعید کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں فلاں چیز بعید ہے یعنی معدوم ہے اللہ نے فرمایا ہے ذٰلک رجع بعید" یہ لوٹنا بعید ہے یعنی ہو نہیں سکتا جیسا کہ بتوں سے فائدہ حاصل ہونا ممکن نہیں تھا اس لئے "ضره اقرب من نفعه" فرمایا مطلب یہ کہ بت پرستی کا ضرر ضرور ہوگا *
"وہ ایسا کارساز بھی بہت برا اور ایسا رفیق بھی بہت برا"۔

۱۴۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے بہشت کے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی بے شک اللہ جو ارادہ کرتا ہے کر گزرتا ہے

یعنی اللہ مومن کو جزا اور مشرک کو سزا دینا چاہتا ہے اور کوئی اس کے منصوبہ کو روک نہیں سکتا اور اس کے منشاء کو رد نہیں کر سکتا۔ (تفسیر مظہری)

۱۴۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا و آخرت میں مدد فرماتا ہے۔ دنیا میں یوں کہ آپ کے دشمن اور حاسدین اگر اس کے خلاف توقع رکھتے ہیں تو وہ اپنے غیظ و غضب میں جل مریں اور آخرت میں اس کا کوئی حساب نہیں * میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن کو اگر مرنے کے بعد دیکھنے کی طاقت ہے تو دیکھ لے * کافروں نے جس ذات کے ساتھ حسد کیا ان کا تو کسی قسم کا نقصان نہ ہوا البتہ خود عذاب الٰہی میں گرفتار ہوئے * حضور سید عالم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلبہ کافروں کو ہر وقت غیظ و غضب میں مبتلا رکھتا ہے اور وہ ان کی فتح و نصرت کو کسی طرح سے دفع نہیں کر سکتے اگرچہ وہ اپنے اس غیظ و غضب میں مر جائیں

۱۵۔ اور اسی انزال بلیغ جو بہت عجیب حکمتوں پر مشتمل ہے ہم نے تمام قرآن مجید کو نازل فرمایا درانحالیکہ اس کی آیات بین اور روشن ہیں جو معانی لطیفہ پر دلالت کرتی ہیں۔
اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے ذریعے ابتداءً جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور اسے ہدایت پر ثابت قدم رکھتا ہے یا جسے ہدایت دینا چاہتا ہے اسے ہدایت کے امور میں بڑھاتا اور اسے ثابت قدم رکھتا ہے یا اس کی ہدایت میں اضافہ فرماتا ہے (روح البیان)

لغوی اشارے * حَرْفٍ : کنارہ، رخ، طرف۔ حروف جمع △ اَصَابَہٗ : اس کو پہنچا △ اِطْمَاَنَّ : وہ قائم ہو گیا، وہ مطمئن ہو گیا۔ (اطمینان سے یعنی سکون حاصل ہونے) △ یَمُدُّ : اس کو ڈھیل دے رہا ہے △ سَبَبٍ : رسی، سامان، ذریعہ۔ ہر وہ رسی جو اوپر سے ڈالی جائے △ لِیَقْطَعْ : قطعٌ مصدر (فتح) تاکہ کاٹ دے یعنی ہلاک کر دے △ یُذْهِبَنَّ : کیا زائل کر دے گا۔ (ل

مفہومات مزید * یعنی عبادت کرنے والے یوں بھی ہیں کہ کنارے کنارے علیحدہ کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہیں اگر انہیں فائدہ پہنچے تو دلجمعی سے عبادت کریں اور اگر کوئی مصیبت و تکلیف پہنچے تو روگرداں ہو جاتے ہیں یوں وہ دنیا و آخرت میں نقصان اٹھاتے ہیں * مشرکین و کفار جو اللہ تعالیٰ کے سوا انہیں کو پکارتے ہیں جو نہ ضرر پہنچا سکیں نہ فائدہ یہی انتہائی گمراہی ہے * ایسے کو پکارتے ہیں کہ جس کا زیاں اس کے فائدہ سے زیادہ ہے بے شک ایسا آقا بھی برا اور ساتھی بھی برا ہے * ایمان لانے اور اعمال صالحہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ جنت کے ان باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی جاری ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ جو ارادہ فرماتا ہے اسے ضرور پورا کرتا ہے * اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا و آخرت ہر جگہ مدد فرمائے گا جو اس کے خلاف گمان کرتا ہے اسے چاہیے کہ چھت سے رسی لٹکا کر گلے میں پھندا ڈال لے اور ختم ہو جائے تاکہ غیظ و غضب سے خود کو بچا لے * قرآن مجید واضح آیات میں نازل ہوا۔ اللہ جسے چاہتا ہے
[illegible] *

إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ
أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ۖ وَكَثِيرٌ حَقَّ
عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۗ وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۩ ۱۸
هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ
ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ۝ ۱۹ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ
وَالْجُلُودُ ۝ ۲۰ وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ۝ ۲۱ كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا
مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ ۲۲

بے شک اہل ایمان، یہودی، ستارہ پرست، عیسائی، آتش پرست اور مشرک کے درمیان فیصلہ فرمائے گا اللہ تعالیٰ ان سب (گروہوں) کے درمیان قیامت کے دن۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا مشاہدہ فرما رہا ہے * کیا تم ملاحظہ نہیں کر رہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہی سجدہ کر رہی ہے ہر چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے نیز آفتاب، ماہتاب، ستارے، پہاڑ، درخت اور چوپائے اور بہت سے انسان بھی (اسی کو سجدہ کرتے ہیں) اور بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جن پر عذاب مقرر ہو چکا ہے اور (دیکھو) جس کو ذلیل کر دے اللہ تعالیٰ تو کوئی اسے عزت دینے والا نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے * یہ دو فریق ہیں جو جھگڑ رہے ہیں اپنے رب کے بارے میں تو وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا تیار کر دیے گئے ہیں ان کے لیے کپڑے آتش (جہنم) سے۔ انڈیلا جائے گا ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی * گل جائے گا اس کھولتے پانی سے جو کچھ ان کے شکموں میں ہے اور ان کی چمڑیاں بھی گل جائیں گی اور ان (کو مارنے) کے لیے گرز ہیں لوہے کے * جب بھی ارادہ کریں گے اس سے نکلنے کا فرط رنج و الم کے باعث تو انہیں لوٹا دیا جائے گا اسی میں اور (کہا جائے گا) کہ چکھو جلتی ہوئی آگ کا عذاب * (۲۲/۱۷ تا ۲۲ * ت: ج)

۱۷۔ اللہ تعالیٰ مومنین اور دیگر اہل ادیان یہود، ستارہ پرستوں، نصاریٰ، آتش پرستوں اور مشرکین کے متعلق خبر دے رہا ہے کہ وہ قیامت کے دن ان سب کے درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ فرمائے گا۔ اہل ایمان کو جنت میں اور اہل کفر کو دوزخ میں داخل کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے افعال کا مشاہدہ

فرما رہا ہے اور ان کے اقوال اور دل کے بھیدوں سے بخوبی واقف ہے

۱۸۔ صرف اللہ وحدہ لا شریک ہی مستحق عبادت ہے۔ کیونکہ ہر چیز اسی کی عظمت کے سامنے چار و ناچار سر افگندہ اور سجدہ کر رہی ہے۔ ہر چیز کا سجدہ اس کی اپنی وضعیت اور ہیئت کے مطابق ہے * آسمان کے کونے کونے میں فرشتے اور زمین کی ہر جہت میں جاندار یعنی انسان، جن، چرپائے اور پرندے * اللہ تعالیٰ نے سورج، چاند اور ستاروں کا نام لے کر اس لئے ذکر کیا کہ بعض لوگ ان کی پرستش کرتے ہیں، ان پر واضح کر دیا کہ یہ بذات خود اپنے خالق کے حضور سر بسجدہ ہیں اور اس کے حکم کے پابند ہیں اس لئے یہ معبود کیسے ہو سکتے ہیں * الدواب سے مراد تمام حیوانات ہیں یہ بھی سجدہ کرتے ہیں * اسی طرح اکثر انسان بھی برضا و رغبت اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں۔ بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو تکبر کرتے ہیں اور عبادت الٰہی سے منہ موڑے رہتے ہیں ایسے لوگوں پر عذاب یقینی ہے۔ (یہ آیت سجدہ ہے) (تفسیر ابن کثیر)

۱۹۔ یہ دو گروہ یعنی اہل ایمان اور کفار، جنہیں سابقاً پانچ فرقوں میں منقسم کیا گیا ہے۔ آپس میں جھگڑا رکھتے ہیں۔ دین کا جھگڑا اللہ تعالیٰ کے متعلق ہے یا اس کے دین یا اس کی ذات، صفات یا اس کی شانوں کے بارے میں ہے اس لئے ہر گروہ اپنے عقیدہ کو حق سمجھتا ہے اور دوسرے کو باطل * پس وہ لوگ جو کافر ہیں ان کے جسم کے اندازے پر تیار کئے جائیں گے آگ کے کپڑے یعنی وہ سخت نار جو انہیں ایسے گھیرے گی جیسے کپڑا انسان کے جسم کو گھیر لیتا ہے * گرایا جائے گا ان کے سروں پر ایسا سخت گرم پانی کہ اگر اس کا ایک قطرہ بھی دنیا کے پہاڑوں پر گرایا جائے تو تمام پہاڑ پانی کی طرح پگھل کر بہہ جائیں

۲۰۔ اسے گرم پانی کی سخت ترین گرمی سے پگھلا دیا جائے گا * وہ جو ان کے پیٹ کے اندر آنتیں وغیرہ ہوں گی اور ان کے چمڑے وغیرہ پگھل کر گر پڑیں گے۔

۲۱۔ اور کافروں کو عذاب دینے اور ان کے چمڑے ادھیڑنے کے لئے جہنم کے فرشتوں کے ہاتھوں میں لوہے کے گرز ہوں گے۔

۲۲۔ جب وہ اس سے نکلنا چاہیں گے سخت ترین غم سے تو انہیں پیچھے اسی جہنم کے گڑھے میں لوٹائے جائیں گے یعنی انہیں جہنم کے اوپر کے حصے سے نیچے کے حصے میں دھنسا دیا جائے گا۔ (روح البیان)

لغوی اشارے * هَادُوا : جمع مذکر غائب ماضی معروف هَوْدٌ مصدر (نصر) یہودی ہوئے مراد یہودی ہیں △ صابئین : صابی کی جمع ہے۔ لغت میں صابی وہ ہے جو ایک دین سے نکل کر دوسرے دین کی طرف مائل ہو △ النّصٰرٰی : عیسائی لوگ △ المجوس : جمع مجوسی مفرد △ خصمٰن : دو جھگڑنے والے △ قطعت : پھاڑ دی جاتی ٹکڑے کر دی جائی △ جلود : کھالیں چمڑے۔ جلد کی جمع △ حدید : تیز، لوہا △ اُعیدوا : وہ لوٹا دیے گئے

مفہومات مزید * یقیناً اللہ تعالیٰ مومنین اور ان لوگوں جو یہودی، صابی، عیسائی، مجوسی اور مشرک ہیں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا اللہ تعالیٰ ہر شئے کا مشاہدہ کر رہا ہے * کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ

آسمانوں اور زمین والے اور سورج و چاند و ستارے، کوہ و اشجار و حیوانات اور بہت سارے سعادت مند
لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہیں تاہم بہت سارے ایسے بھی کم نصیب ہیں جن کے لئے عذاب مقدر ہو گیا ہے
اللہ تعالیٰ ذلیل و رسوا کرے کوئی بھی اسے عزت و اکرام نہیں دے سکتا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ جیسا چاہتا ہے ویسا کرتا ہے
٭ دو فریق مخالف اللہ تعالیٰ کے بارے میں متحارب ہیں ان میں جو کافر ہیں ان کے پہننے کو آتشی لباس تیار کئے گئے
اور ان کفار کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جاتا تھا ٭ جس کی وجہ سے ان کے پیٹ کی انتڑیاں اور جلد
جلا دی جاتی ہیں ٭ اور ان لوہے کے گرز سے (ضرب) لگیں گی ٭ وہ گھبرا کر وحشت کے عالم میں
وہاں سے نکلنا چاہیں گے نکل نہ پائیں گے ان سے کہا جائے گا کہ آتشی عذاب کا مزہ چکھو۔

إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا
حَرِيْرٌ ۝ ۲۳ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ۝ ۲۴
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ
جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ
بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ ۲۵ ع

بے شک اللہ داخل کرے گا انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہیں اس میں پہنائے جائیں گے سونے کے کنگن اور موتی اور وہاں ان کی پوشاک ریشم ہے * اور انہیں پاکیزہ بات کی ہدایت کی گئی اور سب خوبیوں سراہے کی راہ بتائی گئی * بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں اللہ کی راہ سے اور اس ادب والی مسجد سے جسے ہم نے سب لوگوں کے لئے مقرر کیا کہ اس میں ایک سا حق ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی کا اور جو اس میں کسی زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے * (۲۲/ ۲۳ تا ۲۵ * ت: ک)

۲۳۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو داخل کرے گا جنہوں نے ایمان لا کر نیک عمل کیے باغات میں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اس میں انہیں زیور پہنائے جائیں گے * حضرت سعید بن جبیرؓ نے فرمایا جنتی کو جنت میں تین کنگن پہنائے جائیں گے ایک خالص سونے کا، دوسرا خالص چاندی کا، تیسرا لولو یا یاقوت کا۔ خلاصہ یہ کہ آخرت کے زیورات کی ساخت اس عالم دنیا سے نرالی ہوگی۔

* اور جنت میں ان کا لباس ریشمی ہوگا

۲۴۔ اور اہل ایمان پاکیزہ قول کی طرف راہ دکھائے جائیں گے۔ بعض مفسرین نے فرمایا یہاں پاکیزہ قول سے ان کا دنیا میں کلمۂ طیبہ پڑھنا مراد ہے یعنی انہیں دنیا میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کی ہدایت نصیب ہوئی * وہ ایسے راہ کی ہدایت دیے گئے جو فی نفسہ محمود تھا یا اس کا انجام محمود تھا۔ فواصل کی رعایت سے ہدایت کے بیان کو مؤخر فرمایا ہے۔ حضرت کاشفی نے لکھا ہے

اہل ایمان ایسی راہ کی ہدایت دیے گئے جس کی اللہ تعالیٰ نے تعریف فرمائی ہے یعنی دین اسلام۔ اسے اللہ تعالیٰ نے اسی دین کی تعریف فرمائی ہے یعنی یہ کہ وہ دین جس کے جملہ اعمال کی اللہ تعالیٰ نے تعریف فرمائی ہے۔ تاویلات نجمیہ میں ہے کہ اس سے وہ راستہ مراد ہے جو موصل الی اللہ ہے اسماء کہ حمید اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ (روح البیان)

۲۵ - شریر و کفار وہ بدبخت جو خود تو گمراہ تھے لیکن وہ یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے کہ کوئی اور اس دین حق کو قبول کرے۔ اسلام کی شاہراہ پر ایک رکاوٹ بن کر کھڑے ہو گئے جو خوشی سے اس راہ پر چلنا چاہتا اسے بھی سختی سے روک دیتے ہیں * کعبہ حرام اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اس پر کسی کی اجارہ داری نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہر (مومن) بندہ بے روک ٹوک وہاں اپنے خداوند کریم کی یاد، اس کا ذکر، اس کی عبادت کر سکتا ہے کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ حج و عمرہ کرنے کی غرض سے آنے والوں کو روکے۔ طواف کرنے اور دیگر مناسک ادا کرنے میں مزاحمت کرے یہ اس خدا کا گھر ہے جو رب المشرقین والمغربین ہے اس کے دروازے جس طرح مکہ کے رہنے والوں کے لئے کھلے ہیں اسی طرح دنیا کے ہر گوشے سے آنے والوں کے لئے بھی کھلے ہوئے ہیں۔ یہاں کا اہل اور غریب الدیار میں کوئی فرق یا امتیاز نہیں سب کے حقوق یہاں یکساں ہیں تو یہ عالم اسلامی کے ہر خطے میں رہنے والے کو یہاں شہری حقوق حاصل ہیں۔ "عاکف" کا معنی ہے مقیم اور "باد" کا معنی ہے پردیسی جنگل اور صحرا سے آنے والا

* گناہ ہر جگہ معیوب ہے اور ظلم و شرک ہر جگہ قبیح ہے لیکن حرم کعبہ میں معیوب ترین اور قبیح ترین ہے۔ وہاں اگر کوئی اس کا ارتکاب کرے گا تو وہ زیادہ سزا کا مستحق ہے (ضیاء القرآن)

لغوی اشارے * یحلون: وہ زیور پہنائے جائیں گے △ اساور: کنگن، پہنچیاں سوار کی جمع △ ذھب: سونا، زر △ لؤلؤا: منفرد لالی جمع۔ موتی △ حریر: ریشم △ ھدوا: ان کو ہدایت کی گئی۔ ان کو راستہ بتایا گیا △ حمید: ستودہ۔ تعریف کیا ہوا، سراہا ہوا، اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے کیوں کہ وہی حقیقی طور پر مستحق حمد ہے △ سواء: برابر، اسم مصدر ہے بمعنی استواء یعنی دونوں طرف سے بالکل برابر ہونے کے △ (لغات القرآن)

مفہومات مزید * اللہ تعالیٰ مومنین و صالحین کو اپنے فضل و عطا سے جنت (باغات) میں داخل فرمائے گا ان باغات میں نیچے نہریں رواں ہیں اور ان خوش نصیبوں کو سونے کے کنگن، موتی جڑے ہوئے اور ریشمی ملبوسات پہنائے جائیں گے ۞ (یہ وہ ہیں) جنہیں دنیا میں قول طیب یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی ہدایت عطا ہوئی اور انہیں صراط حمید یعنی راہ حق پر گامزن رہنے کی توفیق سرفراز ہوئی اللہ کی حمد و ثنا اور عبادت و اطاعت کا راستہ دکھایا گیا اور دین حق اسلام کی ہدایت ہوئی ۞ کافر و سرکش لوگوں کو راہ حق اللہ مسجد حرام سے روکتے ہیں جو تمام اہل ایمان کے لئے عبادت گاہ ہے خواہ مکہ والا ہو یا باہر سے آنے والا یہاں سب کے حقوق مساوی ہیں

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ
وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝٢٦ وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا
وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۝٢٧ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ
وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۖ
فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ۝٢٨ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا
نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝٢٩

اور (وہ وقت یاد دلائیے) جب ہم نے ابراہیمؑ کو بیت اللہ کی جگہ بتا دی اور (حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو پاک رکھنا طواف کرنے والوں اور قیام و رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے ✱ اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو۔ لوگ تمہارے پاس پیدل بھی آئیں گے اور دبلی اونٹنیوں پر بھی جو دور دراز راستوں سے پہنچی ہوں گی ✱ تاکہ اپنے فوائد کے لئے آ موجود ہوں اور تاکہ ایام معلوم میں اللہ کا نام لیں ان مویشیوں چوپایوں پر جو اللہ نے ان کو عطا کئے ہیں سو تم بھی اس میں سے کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو بھی کھلاؤ ✱ پھر لوگوں کو چاہیے کہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنے واجبات کو پورا کریں اور چاہیے کہ (اس) قدیم گھر کا طواف کریں ✱ (۲۲/ ۲۶ تا ۲۹ ✱ ت: م)

۲۶۔ "اور جب کہ ہم نے ابراہیمؑ کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتا دیا" تعمیر کعبہ شریف کے وقت، پہلے عمارت کعبہ حضرت آدم علیہ السلام نے بنائی تھی اور طوفان نوحؑ کے وقت وہ آسمان پر اٹھالی گئی، اللہ تعالیٰ نے ایک ہوا چھوڑی جس نے اس جگہ کو صاف کر دیا اور ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ابر بھیجا جو خاص اس بقعہ کے مثال تھا جہاں کعبہ معظمہ کی عمارت تھی۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کعبہ شریف کی جگہ بتائی گئی اور آپ نے اسی قدیم بنیاد پر عمارت کعبہ تعمیر کی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی فرمائی "اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر ستھرا رکھ" شرک اور بتوں سے اور ہر قسم کی نجاستوں سے "طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع اور سجدے والوں کے لئے"

یعنی نمازوں کے لئے

۲۷۔ "اور لوگوں میں حج کا عام ندا کر دے" چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابو قبیس پہاڑ پر چڑھ کر جہان (بھر) کے لوگوں کو ندا کر دی کہ بیت اللہ کا حج کرو جن کی قسمت میں حج ہے انہوں نے باپوں کی پشتوں اور ماؤں کے پیٹوں سے جواب دیا لبیک اللھم لبیک۔ حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اس آیت میں اذن کا خطاب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے چنانچہ حجۃ الوداع میں اعلان فرما دیا اور ارشاد کیا کہ اے لوگو اللہ نے تم پر حج فرض کیا تو حج کرو۔ "تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں" اور کثرت سیر و سفر سے دبلی ہو جاتی ہیں۔ (کنزالایمان۔)

۲۸۔ حج کرنے کی حکمت بیان فرما دی کہ یہاں آئیں گے تو دینی و روحانی برکتوں کے ساتھ ساتھ دنیاوی منفعتوں سے بھی مالا مال کر کے واپس بھیجے جائیں گے۔ دینی برکت تو یہ ہے کہ جس کا حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان الفاظ میں اظہار فرما دیا ہے "جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حج کیا اور اس اثنا میں فحش کلامی اور برائی سے بچا رہا وہ جب لوٹتا ہے تو گناہوں سے اس طرح پاک ہوتا ہے جس طرح (اپنی پیدائش کے دن) تھا۔ اور دنیوی منفعت یہ ہے کہ لوگ کاروبار کرتے ہیں خوب نفع حاصل کرتے ہیں۔ "جانے ہوئے دنوں" سے مراد ذی الحجہ کا عشرہ ہے * کفار حج کے موقع پر جو جانور ذبح کرتے تھے ان کا گوشت نہیں کھاتے تھے۔ مسلمانوں کو اجازت دی جا رہی ہے کہ تم خود بھی کھاؤ اور جو غریب و مسکین ہیں ان کو بھی کھلاؤ۔ البتہ جو جانور بطور کفارہ ذبح کئے جائیں گے ان کا کھانا کفارہ دینے والے کے لئے جائز نہیں۔ (ضیاء القرآن)

۳۰۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ احرام کھول دیں، سر منڈائیں، کپڑے پہن لیں، ناخن کٹوائیں وغیرہ (طبری) ایک اور روایت میں آپؓ فرماتے ہیں کہ تفث سے مراد مناسک ہیں۔ * حج، قربانی اور حج کی دیگر نذریں پوری کریں چنانچہ جو شخص حج کے لئے نکلا اس پر طواف بیت اللہ، صفا مروہ کے درمیان سعی، وقوف عرفہ و مزدلفہ، شیطانوں کو کنکریاں مارنا اور حج کے دیگر احکام بجا لانا ضروری ہے * "طواف بیت العتیق" سے مراد وہ طواف ہے جو یوم نحر کو واجب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حج کا سب سے آخری عمل بیت عتیق کا طواف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہی کیا۔ جب آپ یوم نحر (۱۰ ویں ذی الحج) کو منیٰ کی طرف لوٹے تو سب سے پہلے رمی جمار کرتے ہوئے سات کنکریاں ماریں پھر آپ نے قربانی کی اور سر منڈوایا پھر واپس لوٹ کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ صحیحین میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا آخری عمل طواف بیت اللہ ہو۔ البتہ حائضہ عورتوں کو تخفیف دی گئی ہے (فتح الباری کتاب الحج) نبویہ ہے (تفسیر ابن کثیر)

لغوی اشارے * بَوَّأنا: ہم نے جگہ دی، ہم نے مناسب مقام تیار کیا، ماضی کا صیغہ جمع متکلم ۵

1989

اِذَّنْ : اس نے حکم دیا۔ اِذنٌ سے ۵ ضَامِرٍ : دبلا، جس کی کمر پتلی ہو اور پیٹ پچکا ہو، تیار

فَجٍّ : دو پہاڑوں یا پہاڑ کے دو حصوں کے درمیان چوڑا راستہ ۵ بَهِیمَة : چار پاؤں سے چرنے والے

جانور۔ بہیمہ اصل میں اس جانور کو کہتے ہیں جس میں نطق نہ ہو ۵ بَآئِسٌ : بھوکا، بُرے حال والا (ل ق)

مفہومات ترجمہ ✱ وہ وقت بھی یاد رکھنے کے قابل ہے جب ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو

خانہ کعبہ کی جگہ سے آگاہ کر دیا اور (انہیں حکم دیتے ہوئے کہا کہ) میرے ساتھ کسی کو شریک قرار نہ دینا

اور میرے اس پاک و مقدس گھر کو اس گھر کا طواف کرنے والوں اور نماز (میں) قیام کرنے

والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے صاف پاک رکھنا ✱ اور لوگوں میں اعلان کر دو حج کا۔ لوگ

تمہارے پاس پیدل آئیں گے اور دبلی اونٹنیوں پر سوار دور دراز راستوں سے آئیں گے ✱ ان کا آنا

ان کے فوائد کی خاطر ہوگا اور معین دنوں میں اللہ تعالیٰ کا نام لیں ان چوپایوں پر (یعنی ذبح کریں

اللہ کے نام پر) جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کئے ہیں۔ قربانی کے گوشت کو تم خود بھی کھاؤ اور ضرورتمندوں

کو بھی کھلاؤ ✱ بعد از قربانی اپنا میل کچیل دور کریں (ناخن کتروائیں، بال کتروائیں، غسل کریں

اور کپڑے تبدیل کریں اور اپنی نذریں جو مانی تھیں انہیں پورا کریں اور بیت اللہ شریف کا طواف کریں۔

ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَا
مُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ ٣٠
حُنَفَاۗءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاۗءِ
فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝ ٣١ ذٰلِكَ ۤ وَمَنْ
يُّعَظِّمْ شَعَاۗىِٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ ٣٢ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ ٣٣

بات یہ ہے اور جو کوئی اللہ کی محترم چیزوں کی تعظیم کرے گا سو یہ اس کے لئے اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے اور تمہارے لئے مواشی حلال کر دیے گئے مگر وہ جو تم کو پڑھ کر سنائے جاتے ہیں (مردار وغیرہ) پھر بتوں کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹی بات سے بھی دور رہا کرو * خالص اللہ کے ہو کر رہو اس کے ساتھ کسی کو شریک کرنے والے نہ بنو اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے تو گویا وہ اوپر سے گر پڑا کہ پھر اس کو پرندے اچک لے جاتے ہیں یا اس کو ہوا اڑا کر کسی دور جگہ میں پھینک دیتی ہے * بات یہ ہے اور جو کوئی اللہ کے شعائر کی حرمت مانتا ہے سو یہ دل کی پرہیزگاری سے ہے * تمہارے لئے (قربانی) کے جانوروں میں ایک وقت معین تک فوائد ہیں پھر ان کو قدیم گھر تک پہنچایا جاتا ہے * (۲۲/۳۰تا۳۳ * ت: ع)

۳۰ "بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے" یعنی اس کے احکام کی خواہ وہ مناسک حج ہوں یا ان کے سوا اور احکام بعض مفسرین نے اس سے مناسک حج مراد لئے ہیں اور بعض نے بیت حرام اور مشعر حرام و شہر حرام و بلد حرام و مسجد حرام مراد لئے ہیں " تو وہ اس کے لئے اس کے رب کے یہاں بھلا ہے اور تمہارے لئے حلال کئے گئے بے زبان چوپائے" کہ انہیں ذبح کر کے کھاؤ "سوا ان کے جن کی ممانعت تم پر پڑھی جاتی ہے" قرآن پاک میں جیسے کہ سورہ مائدہ کی آیت حرمت "حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ" میں بیان فرمائی گئی ہے " تو دور رہو بتوں کی گندگی سے" جن کی پرستش کرنا بدترین گندگی سے آلودہ ہونا ہے " اور بچو جھوٹی بات سے

۳۱۔ ایک اللہ کے ہو کر اس کا ساجھی کسی کو نہ کرو اور جو اللہ کا شریک کرے وہ گویا گرا آسمان سے کہ پرندے
اسے اچک لے جاتے ہیں" اور ہوا بوٹی بوٹی کرکے کھا جاتے ہیں" یا ہوا اسے کسی دور جگہ پھینکتی ہے" مراد
یہ ہے کہ شرک کرنے والا اپنی جان کو بدترین ہلاکت میں ڈالتا ہے۔ ایمان کو بلندی میں آسمان سے تشبیہ دی
گئی اور ایمان ترک کرنے والے کو آسمان سے گرنے والے کے ساتھ اور اس کی خواہشاتِ نفسانیہ کو جو اس کی
فکروں کو منتشر کرتی ہیں بوٹی بوٹی لے جانے والے پرندے کے ساتھ اور شیاطین کو جو اس کو وادیٔ ضلالت
میں پھینکتے ہیں ہوا کے ساتھ تشبیہ دی گئی اور اس نفیس تشبیہ سے شرک کا انجام سمجھایا گیا۔ (کنزالایمان)
۳۲۔ امام ابن جریر لفظ شعائر کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ شعیرہ بروزن فعیلہ کی
جمع ہے۔ اس کا معنی ہے وہ علامت جس سے کسی چیز پہچان ہو سکے۔ "جن چیزوں سے حق اور
باطل کی شناخت ہو سکے ان کو شعائر اللہ کہتے ہیں * قرآن کریم میں صفا مروہ کی پہاڑیاں، قربانی
کے جانوروں کو اللہ تعالیٰ کے نشان کہا گیا ہے اور ان کی تعظیم و تکریم کا حکم دیا گیا ہے۔ جب یہ چیزیں
شعائر اللہ ہیں تو مدینہ طیبہ اور اس کے قبل کو بھی (کیوں ضرور ہیں) شرک کی مذمت کے بعد شعائر اللہ
کی تعظیم و تکریم کا حکم دیا جا رہا ہے اور اس کو دل کے تقویٰ کی علامت قرار دیا جا رہا ہے (ضیاء القرآن)
● حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا شعائر اللہ سے مراد وہ اونٹ اور قربانی کے جانور ہیں جو
قربانی کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ یہ لفظ اشعار سے ماخوذ ہے۔ اشعار کا معنی نشانی لگانا تاکہ معلوم
ہو جائے کہ یہ قربانی کا جانور ہے اور تعظیم شعائر سے مراد ہے قربانی کے جانوروں کو موٹا کرنا
صحیح روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سو اونٹوں کی قربانی کی تھی۔ شعائر
اللہ کی تعظیم پاک دل والوں کے اعمال میں سے ایک عمل ہے۔
۳۳۔ تمہارے لئے ایک مقررہ وقت تک ان میں منافع (حاصل کرنا جائز ہے) یعنی قربانی کے جانور
مطلب ہے کہ قربانی کے نامزد اونٹوں پر بغیر ایذا پہنچائے سوار ہونا۔ بوجھ لادنا۔ ان کا دودھ
پینا شمار سے قبل جائز ہے اور ذبح کے وقت تک یہ عمل جائز ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت
ہے کہ * رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ (خود پیدل چل رہا تھا اور) قربانی
کے اونٹ کو ہانکا کرلے جا رہا ہے۔ فرمایا اس پر سوار ہو جا اس شخص نے عرض کی حضور یہ قربانی کا اونٹ
ہے فرمایا سوار ہو جا۔ اس نے پھر کہا یہ قربانی کا اونٹ ہے فرمایا اس پر سوار ہو جا۔ دوسری یا تیسری
مرتبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرا برا ہو (متفق علیہ) * پھر ان کے ذبح حلال ہونے
کا موقع بیت عتیق کے قریب ہے * البیت العتیق سے مراد سارا حرم ہے پورا حرم انسانی ملکیت
سے آزاد ہے * بعض کے نزدیک یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ قربانیوں کے ذبح ہونے کا مقام حرم کے
کناروں سے بیت عتیق یعنی کعبہ تک ہے اس سے استدلال کیا جا سکتا ہے کہ سارا حرم قربان گاہ ہے

حرم کے اندر پہنچ کر قربانی جائز ہے۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ✯ رِجْس : ناپاک، پلید، گندہ، عقوبت، عذاب، بلا △ اَوْثَان : بت
بتوں کے تھان △ زُوْر : جھوٹ △ حُنَفَآء : حنیفی، اللہ کی طرف ہونے والے، حنیف کی جمع △
خَرَّ : وہ گر پڑا △ تَخْطَفُهُ : وہ (پرندوں کی جماعت) اس کو اچک لے جاتی ہے △
سَحِیْق : دور، بعید △ مَحِلُّهَا : ذبح کرنے کا مقام، قربان گاہ یعنی حدود حرم △ (لغات القرآن)

مفہومات مزید ✯ بات یوں ہے جب کسی نے اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حرمتوں کی تعظیم اس کی بارگاہ کو شمار یہ بہتری ہے جن جانوروں کے متعلق واضح کر دیا گیا ہے تم پر کہ وہ ممنوع ہیں ان کے علاوہ تمام جانور حلال کیے گئے ہیں لہٰذا انہیں ذبح کر کے کھاؤ۔ بتوں کی گندگی سے احتراز کرو (یعنی) ان کی پرستش سے بچو اور کذب بیانی (جھوٹ) سے اجتناب کرو ✯ صرف اللہ وحدہ لاشریک کے ہو کر رہو صرف اسی کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو شرک کرتا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے وہ گویا آسمان سے نیچے گر پڑا اور جو ایسے گرے تو کوئی پرند اسے اچک لے جاتا یا ہوا کا جھونکا اسے کسی دور دراز گوشے میں پھینک ڈالے گا ✯ جو حرمت شعائر اللہ مانے (وہ جان لے کہ) یہ دلوں کی پرہیزگاری ہے ✯ جو چارپائے قربانی کے لیے ہوں ایک خاص مقررہ وقت تک ان سے مختلف فوائد ہیں پھر انہیں بیت العتیق تک پہنچا دیا جاتا ہے قربانی کے لیے۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ

إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ۝ ۳۴ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ

قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

يُنفِقُونَ ۝ ۳۵ وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ ۖ

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ ۖ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا

وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ ۳۶

لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا

اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ۗ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ۝ ۳۷ إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا ۗ

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ۝ ۳۸

اور ہر امت کے لیے ہم نے مقرر فرمائی ہے ایک قربانی تاکہ وہ ذکر کریں اللہ تعالیٰ کا اسم (پاک) ان
بے زبان جانوروں پر ذبح کے وقت جو اللہ تعالیٰ نے انھیں عطا فرمائے ہیں پس تمہارا خدا خدائے
واحد ہے تو اسی کے آگے سر جھکاؤ اور (اے محبوب) مژدہ سنا دیجئے تواضع کرنے والوں کو ✶
وہ لوگ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈرنے لگتے ہیں اور جو صبر کرنے والے ہیں ان (مصائب و آلام) پر
جو پہنچتے ہیں انھیں اور جو صحیح ادا کرنے والے ہیں نماز کو اور ان چیزوں سے جو ہم نے انھیں عطا فرمائی ہیں وہ خرچ کرتے ہیں ✶
اور قربانی کے فربہ جانوروں کو ہم نے بنایا ہے تمہارے لیے ان میں بھلائی ہے پس لو اللہ تعالیٰ کا نام ان پر اس حال میں کہ
ان کا ایک پاؤں بندھا ہوا ہو اور تین پر کھڑے ہوں پس جب وہ گر پڑیں کسی پہلو پر تو خود بھی کھاؤ اس سے اور کھلاؤ
قناعت کرنے والے فقیر کو اور بھیک مانگنے والے کو۔ اسی طرح ہم نے فرمانبردار بنا دیا ان جانوروں کو تمہارے
لیے تاکہ تم (اس احسان کا) شکریہ ادا کرو ✶ نہیں پہنچتے اللہ تعالیٰ کو ان کے گوشت اور نہ ان کے خون

پہنچتا ہے اس کے حضور تک تقویٰ تمہاری طرف سے یوں اس نے تو مسخر کر دیا ہے انہیں تمہارے لئے تاکہ
تم بڑائی بیان کرو اللہ تعالیٰ کی اس نعمت پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور (اے حبیب) خوشخبری دیجئے
احسان کرنے والوں کو * "نیت" اللہ تعالیٰ حفاظت کرتا ہے اہل ایمان کی (کفار کے مکر و فریب سے) بے شک
اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا کسی دھوکہ باز احسان فراموش کو * (۲۲/۳۴ تا ۳۸ * ت۔ ص)

۳۴۔ اور ہر امت کے لئے ہم نے ایک منسک بنایا ہے۔ منسک عبادت گاہ (اسم ظرف ہے) اور اگر منسک کو مصدر قرار دیا جائے تو اس سے مراد ہوگا خون بہانا، قربانیاں ذبح کرنا، یا وہ قربانی مراد ہوگی جس کو بارگاہ خداوندی میں پیش کر کے لوگ قرب الٰہی کے طلبگار ہوتے ہیں * تاکہ وہ (صرف) اللہ کا نام ہمارے دیئے ہوئے چوپایوں (کو ذبح کرنا) پر ذکر کریں، یعنی اللہ کے سوا کسی دوسرے کا نام نہ لیں اور قربانی خاص اللہ کے لئے کریں۔ یہ تنبیہ ہے اس امر پر کہ قربانیاں کرنے کا مقصد محض اللہ کی یاد ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ذبح کے وقت اللہ کا ذکر ضروری اور شرط لازم ہے (بغیر اللہ کا نام لئے ذبیحہ حلال نہیں ہوتا) "بھیمۃ الانعام" پر اللہ کا نام ذکر کرنے سے مراد ہے ذبح کے وقت اللہ کا نام لینا *
پس تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے یعنی اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں اس لئے ذبح کرنے کے وقت اسی کا نام لیا کرو * پس اسی کی اطاعت کرو۔ مطلب یہ ہے کہ قربانی اور ذکر کو اسی کے لئے خالص کرو، کسی دوسرے کو اس کا ساجھی نہ بناؤ نہ قربانی کے وقت نہ کسی ذکر کے وقت * اور (اللہ کے سامنے) خشوع و خضوع کرنے والوں کو جنت اور رضائے رب کی خوشخبری دے دو۔

خبت، حقیر چیز جو شخص خشوع کرے اور اللہ کے سامنے اپنے کو عاجز و حقیر قرار دے وہ مخبت ہے۔ اخبت عاجزی اور فروتنی کی (قاموس) * مخبتین وہ لوگ ہیں جو کسی پر ظلم نہیں کرتے اور ان پر ظلم کیا جائے تو انتقام نہیں لیتے

۳۵۔ مخبتین وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل خوف زدہ ہو جاتے ہیں۔ یعنی جلال خداوندی کی شعاعیں ان کے دلوں پر پڑتی ہیں اور عظمت اللہ کے انوار پرتو انداز ہوتے ہیں اس لئے ان کے دل ہیبت زدہ ہو جاتے ہیں * اور مصیبتوں پر (خاص طور پر) صبر کرنے والوں کو۔ اور پابندی اوقات اور شرائط کے ساتھ نماز ادا کرنے والوں کو اور (ان کو جو) ہمارے دیئے ہوئے چیزوں میں سے (کچھ راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں۔

۳۶۔ ذرا غور کرو جب تم ذبح کرنے لگتے ہو تو یہ جانور خاموش کھڑے رہتے ہیں۔ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ تم ان کی گردن پر چھری چلانے والے ہو یا نیزے سے ان کے حلقوم کو پھاڑنے والے ہو لیکن وہ بھاگ نہیں جاتے، تم پر حملہ نہیں کرتے۔ کس کی قدرت نے انہیں تمہارا مطیع کر دیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے ورنہ اونٹ جیسا قوی اور سرکش جانور تم کو اپنی چھاتی کے نیچے دبا کر مسل دے یا تمہیں

1995

انہیں تمہارے بس میں کر دیا ہے تم کیا کر سکتے ہو ۔ ان انعامات الٰہیہ سے تمہیں سرفراز کرنے کا مدعا یہ ہے کہ تم اس کے شکر گزار بندے بن جاؤ ۔ (ضیاء القرآن)

۳۷ ۔ اہل جاہلیت کی عادت تھی کہ وہ قربانی کے جانوروں کے خون سے کعبہ معظمہ کو لت پت کرتے اور گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے بنا کر کعبہ شریف کے اردگرد رکھ دیتے ان کا عقیدہ تھا کہ اس طرح سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے ✱ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس سے روکا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہرگز نہیں پہنچتے بلکہ اس کے ہاں اس کی رضا پہنچتی ہے ۔ آیت شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ عمل قبولیت میں محض تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے وہ اس طرح کہ امر خداوندی کی تعظیم اور اچھی قربانی کے ساتھ تقرب ہو ✱ اسی طرح ان چیزوں کو تمہارے لیے اس نے تابع کیا ہے تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت کو پہچانو اور سمجھ سکو کہ اس نے تمہیں کیسی قدرت بخشی ہے ۔ اس کی کبریائی کا اظہار کرو ✱ اس نے تمہیں جانوروں کو قابو میں رکھنے اور ان کے ذریعے قربانی کے حصول کا طریقہ بتایا ✱ محسنین یعنی وہ لوگ جو اوامر کی ادائیگی اور نواہی سے اجتناب میں مخلص ہیں انہیں بہشت یا قبول طاعات کی خوشخبری سنا دیجیے ۔

۳۸ ۔ اللہ تعالیٰ مشرکین کے ضرر کو اہل ایمان سے خوب دفع فرماتا ہے اور ان کی بہت زیادہ مدد کرتا ہے ✱ خوان سے وہ خیانتی مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کی امانت ، اوامر ہوں یا نواہی یا دیگر امانات میں خیانت کرتا ہے ۔ کفور سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے والا مراد ہے ۔ خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ ایسے بُرے انسانوں کے افعال و اعمال سے ہرگز راضی نہیں ہوتا اور نہ ہی ان کی اعانت فرماتا ہے ۔ (روح البیان)

لغوی اشارے ✱ مَنسَكًا : قربانی کرنا ، بکسر سین قربانی کی جگہ اور شریعت △ الْمُخْبِتِينَ : عاجزی اور خشوع کرنے والے ✱ الْبُدْنَ : قربانی کے اونٹ گائے جو خانہ کعبہ کی طرف لیجائے جائیں ۔ بدنۃ کی جمع ہے ۔ بکری کو بدنہ نہیں کہتے △ صَوَافَّ : صف بستہ ۔ صافۃ کی جمع △ الْمُعْتَرَّ : اعترار مصدر (افتعال) عرّ مادہ ۔ مانگنے کے درپے ، بے مانگے کے لئے سامنے آنے والا ۔ سائل △ (لغات القرآن)

معروضات مزید ✱ اللہ تعالیٰ نے ہر امت کے لئے قربانی کے طریقے مقرر فرما دیئے ہیں تاکہ جب وہ ذبح کئے جائیں تو اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں عطا کئے ہیں ✱ تم سب کا معبود حقیقی الٰہ ہی ہے تمہیں چاہیے کہ اسی کی عبادت و فرمانبرداری کریں اور عجز و تواضع کرنے والوں کو (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) خوشخبری سنا دیں ✱ یہ مخبتین وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل لرز اٹھتے ہیں اور صابر ہیں کہ مصیبتوں پر صبر کرتے اور صحیح طور پر نماز بھی قائم کرتے اور جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کیا اس میں سے خرچتے ہیں راہ حق میں ✱ قربانی کے فربہ جانور کو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کے طور پر مقرر کر دیا ہے ان میں بھلائی و نفع ہے تمہارے لئے ۔ پس ان کے ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لو پھر جب وہ پہلو پر آرہیں تو خود بھی کھاؤ اور اس سے سائلین اور سائلین کو بھی کھلاؤ ۔ ان چوپاؤں کو تمہارا تابع فرمان کر دیا ہے تاکہ تم شکر گزار بنو ✱ اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے بلکہ اللہ تعالیٰ تک تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے ۔ یوں ان چوپاؤں کو تمہارا مطیع بنا دیا ہے تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرو اس نعمت عظمیٰ لغزہ ہدایت عطا ہوا ۔ ... خوشخبری سنا دیں ✱ اللہ تعالیٰ تو مومنوں کے دشمنوں کو ہٹا دیتا ہے ۔ خیانت کرنے والا اور

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝ ٣٩ الَّذِينَ
أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ
بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا
اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ ٤٠ الَّذِينَ
إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ
وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝ ٤١ وَإِن يُكَذِّبُوكَ
فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَثَمُودُ ۝ ٤٢ وَقَوْمُ إِبْرَاهِيمَ وَ
قَوْمُ لُوطٍ ۝ ٤٣ وَأَصْحَابُ مَدْيَنَ ۖ وَكُذِّبَ مُوسَىٰ فَأَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ
ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝ ٤٤

پھر دائمی عطا ہوئی انھیں جن سے کافر لڑتے ہیں اس بنا پر کہ ان پر ظلم ہوا۔ اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور
قادر ہے * وہ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے صرف اتنی بات پر کہ انھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے
اور اگر اللہ آدمیوں میں سے ایک دوسرے کو دفع نہ فرماتا تو ضرور ڈھادی جاتیں خانقاہیں اور گرجا اور کلیسے
اور مسجدیں جن میں اللہ کا بکثرت نام لیا جاتا ہے اور بے شک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین
کی مدد کرے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا بے شک ضرور اللہ قدرت والا غالب ہے * وہ لوگ
کہ اگر ہم زمین پر قابو دیں تو نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں اور اللہ
ہی کے لئے سب کاموں کا انجام * اور اگر یہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں تو بے شک ان سے پہلے جھٹلا چکی ہے نوح
کی قوم اور عاد اور ثمود * اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم * اور مدین والے اور موسیٰ کی تکذیب ہوئی
تو میں نے کافروں کو ڈھیل دی پھر انھیں پکڑا تو کیسا ہوا میرا عذاب *

(٣٩/٢٢ تا ٤٤ * ت ، ک)

1997

۳۹ ۔ اس آیت میں خاص ان لوگوں کو جہاد کی اجازت ہے جو ان (کفار) کے ظلم و ستم سے ہجرت کرکے باہر جانا
چاہتے تھے اور کفار ان کو زبردستی روک لیتے تھے ۔ اس آیت میں مسلمانوں کو جہاد کی اجازت ہے اور سبب
جہاد بھی بیان کر دیا ۔ بانھم ظلموا ۔ کہ مسلمانوں پر ظلم کیا گیا اس لئے ان کو اجازت ہے کہ مقابلہ
کریں ۔ اہل مدینہ و ابن عامر و حفص یقاتلون کو بفتح پڑھتے ہیں یعنی ان مومنوں کو اجازت ہے
کہ جن سے کفار مقابلہ کرتے ہیں لڑتے مارتے ہیں قتل کرتے ہیں پھر ان کو وعدہ دیتا ہے کہ "ان اللہ
علی نصرھم لقدیر" کہ ان کی مدد پر قادر ہے یعنی ان کو غالب کرے گا چنانچہ جب مظلوم مسلمانوں
نے جہاد کی تلوار کھینچی تو سب کو زیر کر دیا ۔ (تفسیر حقانی)

۴۰ ۔ جن کو کفار مکہ نے ان کے گھروں سے بے وجہ بغیر کسی جرم کے نکالا" محض اتنی بات پر کہ وہ لوگ
کہتے ہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ * اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کا ایک دوسرے سے
زور نہ توڑتا رہتا تو نصاریٰ کے خلوت خانے اور یہود کے عبادت خانے اور مسلمانوں کی وہ مسجدیں جن میں
تکبیر اور تہلیل کثرت سے کی جاتی ہے ۔ سب منہدم ہو جاتیں کہ انبیاء کرام کی بدولت مسلمانوں سے اور
مسلمانوں کی بدولت کافروں سے اور صحابہ جن کی بدولت جہاد نہ کرنے والوں سے تکالیف کو دور
کر دیا ۔ اللہ تعالیٰ دشمن کے مقابلہ میں اس شخص کی مدد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے (دین) کی مدد کرتا ہے اور
"اللہ تعالیٰ بڑی طاقت والا اور بڑا غالب ہے" ۔ (تفسیر ابن عباسؓ اردو)

۴۱ ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ۔ ہمیں ناحق اس لئے نکالا گیا کہ ہم نے کہا
کہ ہمارا رب اللہ ہے ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اقتدار بخشا تو ہم نے نماز قائم کی ، زکوٰۃ ادا کی ، نیکی کا حکم دیا اور برائی
سے منع کیا ۔ پس یہ آیت میرے اور میرے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی (تفسیر طبری) ابوالعالیہ کہتے ہیں کہ اس سے
مراد اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں ۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے خطبہ میں اس آیت کی تلاوت
کرنے کے بعد فرمایا کہ اس کا اطلاق صرف حکام پر ہی نہیں ہوتا بلکہ حکام و رعایا دونوں پر ۔ کیا میں تمہیں آگاہ نہ
کر دوں کہ تم پر حکام کے ذمے کیا حقوق ہیں اور حکام کے تم پر ذمے کیا حقوق ہیں ۔ (حاکم) پر ضروری ہے کہ
وہ تم سے حقوق اللہ کی بجا آوری کرائے ۔ ایک کا حق دوسرے سے دلوائے اور تقویٰ اور پھر راہ راست پر
تمہیں چلانے کی کوشش کرے اور تم پر یہ ضروری ہے کہ تم اس کی خوشی خوشی ظاہر باطن اور غیر مشروط اطاعت کرو ۔
* آیت کے آخر میں وللہ عاقبۃ الامور ۔ یہ فرمان اسی طرح ہے : "والعاقبۃ للمتقین" زید بن اسلم اس کا
یہ معنی بیان کرتے ہیں کہ ان کے اعمال کا ثواب اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ۔ (الدر المنثور) (تفسیر ابن کثیر)

۴۲ ۔ اے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ! اگر آپ اپنی قوم کی تکذیب سے محزون و مغموم ہوں تو یہ آپ
کے لائق نہیں ۔ تو آپ سے پہلی قوموں نے تکذیب کی ۔ یعنی قوم نوح نے نوح علیہ السلام کی ، قوم عاد
نے ہود علیہ السلام کی ، ثمود نے صالح علیہ السلام کی ۔

1998

۴۳ - اور قوم ابراہیم نے ابراہیم علیہ السلام کی اور قوم لوط نے لوط علیہ السلام کی

۴۴ - اور اصحاب مدین نے شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی اور موسیٰ علیہ السلام جھٹلائے گئے تھے۔ جھٹلانے والے قبطی تھے اور وہ اس تکذیب پر مرتے دم تک ڈٹے رہے * پس میں نے کافروں کو ایک میعاد تک مہلت بخشی پھر میں نے ان کی گرفت کی۔ یعنی مدت مقررہ گزرنے کے بعد پھر میں نے ہر تکذیب کرنے والی قوم کو عذاب میں مبتلا کیا۔ (بحر العلوم) * پھر میرا انکار کیسا رہا * انبیاء علیہم السلام کو حسب وعدہ فتح و نصرت نصیب ہوئی اور پھر انہوں نے آرام و سکون سے زندگی بسر کی۔ آپ بھی صبر کیجیے۔ اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے (روح البیان)

لغوی اشارے * دَفْعُ : دور کرنا، دفع کرنا △ هُدِّمَتْ : منہدم کر دیے جاتے △ صَوَامِعُ : عیسائی راہبوں کے تکیے △ بِیَعٌ : عبادت خانے △ صَلَوٰتٌ : رحمتیں، شاباشیں، نمازیں، دعائیں، عبادت خانے △ مَکَّنّٰا : ہم نے ان کو جا دخل کیا، ہم نے ان کو با اقتدار بنایا △ اُمُور : معاملات، کام، امر کی جمع △ اَمْلَیْتُ : میں نے ڈھیل دی، املاء سے ماضی کا صیغہ واحد متکلم △ نَکِیر : مصدر بمعنی انکار ● یا نکیر بمعنی منکر △ (لغات القرآن)

مفہومات مزید * قتال کی اجازت دی جاتی ہے ان کو جن سے جدال کیا گیا اور بہت زیادتی ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ یقیناً مظلوم کی مدد کرنے پر پوری قدرت رکھتا ہے ● جو لوگ اپنے مکانوں سے بغیر کسی وجہ کے نکال دیے گئے صرف اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا پالنے والا اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت و قوت و حکمت سے لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعہ مغلوب و دور نہ کرتا تو عیسائی راہبوں کے تکیے، خانقاہیں، یہود و مجوسیوں کے عبادت خانے اور مساجد جن میں کثرت سے ذکر اللہ ہوتا ہے سب توڑ دیے جاتے۔ اس کے ساتھ یقیناً ضرور اللہ تعالیٰ کی مدد ہے جو اس کے دین کی مدد و خدمت میں رہتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی قوت و قدرت رکھتا ہے اور عزت و غلبہ والا ہے ● (نیک و سعادت مند بندوں کو) اللہ تعالیٰ زمین پر اقتدار و حکومت عطا فرماتا ہے تو یہ لوگ نماز قائم کرتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں اور بھلائی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔ تمام معاملات اور امور کا نتیجہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے ● اگر یہ کم نصیب لوگ آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو یہ نئی بات نہیں ان سے پہلے والوں نے یعنی قوم نوح و عاد و ثمود نے بھی ایسا ہی کیا تھا ● اور قوم ابراہیم و قوم لوط ● اور مدین والوں نے بھی اپنے اپنے نبیوں اور موسیٰ کی بھی تکذیب کر چکے ہیں۔ پہلے تو میں نے ان منکروں کافروں کو مہلت عطا کی پھر جب ان پر گرفت کی اور انھیں مبتلائے عذاب کیا تو (جان لو کہ) میرا عذاب کیسا ہے

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ
مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ۝ ٤٥ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ
يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ
تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ۝ ٤٦ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ
يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۭ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ
۝ ٤٧ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ
الْمَصِيْرُ ۝ ٤٨ ع

غرض کتنی ہی بستیاں ہیں جنھیں ہم نے ہلاک کر ڈالا جو نافرمان تھیں سو وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور کتنے ہی بیکار کنویں اور بہت سے قلعی چونے کے محل * سو کیا یہ لوگ زمین پر چلے پھرے نہیں کہ ان کے دل ایسے ہو جاتے جن سے یہ سمجھنے لگتے یا کان ایسے ہو جاتے جن سے یہ سننے لگتے اصل یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوجایا کرتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہوجایا کرتے ہیں * اور آپ سے یہ لوگ عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں درآنحالیکہ اللہ کبھی اپنے وعدہ کے خلاف نہ کرے گا اور آپ کے پروردگار کے پاس ایک دن مثل ایک ہزار سال کے ہے تم لوگوں کے شمار کے مطابق * اور کتنی ہی بستیاں ہیں جنھیں میں نے مہلت دی تھی اور وہ نافرمان تھیں پھر میں نے انھیں پکڑ لیا اور میری ہی طرف سب کی واپسی ہے * (۲۲/۴۵ تا ۴۸ * ت: م)

۴۵ - اور بہت بستیوں کو ہم نے تباہ کر دیا کیونکہ وہ ظالم تھیں سو اب وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں یعنی وہ بستیاں ویران پڑی ہیں اور اپنی چھتوں سمیت گری ہیں (مکان ویران ہو گئے ان میں رہنے والا کوئی موجود نہیں چھتیں دیواروں پر قائم ہیں) اور بہت سے کنویں بے کار پڑے رہ گئے کوئی ان سے پانی کھینچنے والا ہی نہیں رہا اور بہت سے مضبوط محل برباد کر دیے ۔ لغویوں نے لکھا ہے "بئر معطلۃ" اور "قصر مشید" دونوں میں یہی معنے قصر پختہ گچ کا بنا ہوا تھا اور

2000

کنواں ویران پڑے ہیں۔ ہر ایک کے مالک کچھ لوگ تھے جو عیش و راحت میں غرق تھے لیکن جب انھوں نے کفر کیا تو اللہ نے ان کو تباہ کر دیا اور کنواں ویران ہو گیا۔

۴۶ - کیا یہ لوگ گھروں سے نہیں نکلے اور ملک میں گھومے پھرے نہیں کہ ان کو بصیرت حاصل ہوتی جس سے اللہ کی توحید کامل کو سمجھتے یا ان کے کان ہوتے جن سے حق کی آواز سنتے۔ گویا ملک میں چلنے پھرنے کا نتیجہ یہ نکلتا کہ توحید کو سمجھنے والی بصیرت حاصل ہوتی اور ندائے حق سننے والے کان * ان کی آنکھیں بینائی سے محروم نہیں ہیں کہ اقوام ہالکہ کے فرسودہ آثار اپنے سفر کے دوران ان کو دکھائی نہ دیں مگر ان کی نظر عبرت اندوز نہیں ہے۔ آیات توحید دیکھتے ہیں اور توحید کا عقیدہ نہیں رکھتے۔ دلائل حق کو سنتے ہیں مگر دماغ میں ان کو جگہ نہیں دیتے * رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دل کا نابینا ہونا بدترین اندھا پن ہے۔ (تفسیر مظہری)

۴۷ - حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار کہتے تھے کہ آپ جس عذاب (کے مستحق کہتے ہیں) وہ لے آئیے ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ سے کفار مکہ عذاب کی جلدی کرتے ہیں ان سے ابن حارث اور اس کے ساتھی مراد ہیں * اور اللہ تعالیٰ ہرگز وعدہ کے خلاف نہیں کرتا اور ان کے عذاب کا مطالبہ سے پہلے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وعدہ فرما چکا ہے کہ کفار کو ضرور عذاب میں مبتلا کرے گا۔ چنانچہ اس کا ظہور بدر میں ہوا * کفار کے عذاب کا ایک دن تمہارے دنیا کے ہزار سال کے برابر ہوتا۔

۴۸ - اور بہت سے علاقوں کے لوگوں کو عذاب مؤخر کر کے مہلت دی جیسے کفار مکہ کو مہلت دے رکھی ہے حالانکہ وہ لوگ ظالم تھے اور عذاب کے مستحق تھے۔ بہت بڑی مدت کے بعد میں نے ان کی گرفت کی، وہ اس وقت جب انھوں نے معاصی و جرائم سے توبہ نہ کی۔ اور میرے حکم کے مطابق تمام نئی آرام وغیرہ کو فنا ہے (میری ہی طرف) (روح البیان)

لغوی اشارات * خاویۃ : افتادہ، گری ہوئی، کھوکھلی △ بئر : کنواں △ مُعَطَّلَۃ : تعطیل مصدر۔ خالی چھوڑے ہوئے △ قصر : محل △ مشید : مضبوط یا بلند △ یسیروا : تم پھرو، تم چلو، تم سیر کرو △ آذان : سنا دینا۔ مصدر ہے △ تعمی : وہ اندھی ہوتی ہے۔ وہ اندھی ہو گئی △ المصیر : اسم ظرف مکان و مصدر میمی مادہ۔ لوٹنے کی جگہ، ٹھکانا، قرارگاہ۔ (لغات القرآن)

مفہومات مزید * کتنی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا جو نافرمان تھیں وہ اپنی چھتوں کے ساتھ گری پڑی ہیں اور کتنے کنویں بے مصرف ہیں اور کتنے مضبوط محل غیر آباد * کیا وہ زمین پر چلے پھرے نہیں (اگر دیکھتے) تو دل سمجھنے لگتے کان سننے پھر سینوں کی آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں سینوں میں جو دل ہیں نابینا ہو جایا کرتے ہیں * آپ سے وہ عذاب کے بارے میں جلدی کر رہے ہیں اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرے گا آپ کے رب کے پاس ایک دن ہزار سال کی طرح ہے جو تم گنتے ہو * کتنی نافرمان آبادیوں کو ہم نے مہلت دی، پھر ہم نے پکڑ لیا پھر تمام کو ہماری طرف ہی آنا ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۚ ٤٩ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ ٥٠ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا

مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ ٥١ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ

اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۙ ۝ ٥٢

لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ

قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۙ ۝ ٥٣ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ

اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۭ

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ٥٤

(اے نبی) کہہ دو کہ اے لوگو! میں تو صرف تم کو صاف صاف ڈر سنانے والا ہوں ✱ پھر جو لوگ ایمان لائے
اور انہوں نے اچھے کام کیے ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے ✱ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو پست
کرنے کی کوشش کی وہی دوزخی ہیں ✱ اور ہم نے (اے نبی) تم سے پہلے کوئی بھی ایسا رسول نہیں بھیجا اور
نہ نبی کہ اس نے جب کوئی تمنا کی ہو اور شیطان نے اس کی تمنا میں کچھ آمیزش نہ کی ہو اللہ نے شیطان کی
آمیزش کو دور کر کے اپنی آیتوں کو مستحکم کر دیا کرتا ہے اور اللہ خبردار حکمت والا ہے ✱ تاکہ
شیطان کی آمیزش کو ان لوگوں کے لیے کہ جن کے دلوں میں مرض (شک) ہے اور جن کے دل سخت ہیں
ان کے لیے آزمائش بنا دے اور بے شک ظالم تو بڑے ضد میں پڑے ہوئے ہیں ✱ اور اس سے یہ بھی مقصود
ہوتا ہے کہ علم والے اس کو حق اور اپنے رب کی طرف سے جان کر اس پر ایمان لائیں (اور) ان
کے دل اس کے لیے جھک جائیں اور اللہ ایمان والوں کو سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے
(۲۲/۴۹ تا ۵۴ ✱ ت ؛ ح)

۴۹۔ کفار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فوری عذاب کا تقاضا کرتے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا۔
اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں عذاب شدید سے ڈراؤں۔ تمہارا حساب میرے ذمہ نہیں ہے
بلکہ تمہارا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں جلدی عذاب میں مبتلا کر دے اور اگر چاہے تو کچھ تاخیر کر دے
اگر اس کی مرضی ہو تو توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرمالے اور اگر اس کی مرضی ہو تو اس شخص کو گمراہ کر دے جس کے مقدر
میں شقاوت لکھی جا چکی ہے وہ جو چاہے کرتا ہے اس کے حکم کو کوئی ٹالنے والا نہیں اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔

۵۰۔ وہ لوگ جو صدق دل کے ساتھ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے اعمال کے ذریعہ ایمان کی تصدیق کی،
ان کے گزشتہ گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے اور تھوڑی سی نیکیوں پر بھی بہت عمدہ اجر عطا کیا جاتا
ہے۔ قرطبی کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں "رزق کریم" سے مراد جنت ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

۵۱۔ "اور وہ جو کوشش کرتے ہیں ہماری آیتوں میں ہار جیت کے ارادہ سے" کہ کبھی ان آیات کو سحر کہتے ہیں
کبھی شعر کبھی پچھلوں کے قصے اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اسلام کے ساتھ ان کا یہ مکر چل جائے گا
"وہ جہنمی ہیں"۔

۵۲۔ "اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے" نبی اور رسول میں فرق ہے نبی عام ہے اور رسول
خاص بعض مفسرین نے فرمایا کہ رسول شرع کے واضع ہوتے ہیں اور نبی اس کے حافظ اور نگہبان
(شان نزول) جب سورہ والنجم نازل ہوئی تو سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ حرام میں
اس کی تلاوت فرمائی اور بہت آہستہ آہستہ آیتوں کے درمیان وقفہ فرماتے ہوئے جس سے سننے
والے غور بھی کر سکیں اور یاد کرنے والوں کو یاد کرنے میں بھی مدد ملے جب آپ نے آیت وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ
الْاُخْرٰى پڑھ کر حسب دستور وقفہ فرمایا تو شیطان نے مشرکین کے کان میں اس سے ملا کر دو کلمے
ایسے کہہ دیے جن سے بتوں کی تعریف نکلتی تھی جبرئیل امین نے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہو کر یہ حال عرض کیا اس سے حضور کو رنج ہوا اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی کے لئے
یہ آیت نازل فرمائی۔ "سب میں کبھی یہ واقعہ گزرا ہے کہ جب انہوں نے پڑھا تو شیطان نے
ان کے پڑھنے میں لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا تو مٹا دیتا ہے اللہ اس شیطان کے ڈالے ہوئے کو
پھر اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں پکی کر دیتا ہے" جو پیغمبر پڑھتے ہیں اور انہیں شیطانی کلمات کے خلط
سے محفوظ فرماتا ہے۔ "اور اللہ علم و حکمت والا ہے"۔ (کنز الایمان)

۵۳۔ "اور بے شک یہ ظالم لوگ بڑی مخالفت میں ہیں" الظالمین سے مراد ہیں منافق اور مشرک
شقاق سے مراد ہے خلاف حق یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنین کی مخالفت۔ انھم کی جگہ
ان الظالمین صراحت کے ساتھ اس لئے کہا گیا تاکہ منافقوں مشرکوں کی ناحق کوشی کی صراحت ہو جائے

۵۴۔ ہم نے جو شیطان کو انسانی (صلاحیت) عطا فرمائی ہے القاء شیطانی کو نادر کر دیا اور اپنی

آیات کو منسوخ کر دیا اس کی دو وجوہ ہیں ایک سبب تو یہ ہے کہ القاءِ شیطانی کو بیمار دل والے منافقوں اور مشرکوں کے لئے فتنہ بنا دینا مقصود ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ اہلِ علم کے علم میں ایمانی پختگی پیدا کرنا مقصود ہے تاکہ بلا شک و شبہ وہ یقین کر لیں کہ یہ حق ہے اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا ہے اور اس مستحکم ایمان کے بعد ان کے دل اللہ کی طرف عاجزی کے ساتھ جھک جائیں * اور یہ حقیقت ہے کہ ایمان والوں کو اللہ ہی راہ راست دکھاتا ہے۔ صراطِ مستقیم یعنی اسلام کا سیدھا راستہ اور صحیح اعتقاد مراد ہے کہ شبہات کے مواقع پر جب سیدھا راستہ مشتبہ ہو جاتا ہے تو اللہ ہی اہلِ ایمان کو سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے * سَعَوْا : وہ لپکے، انہوں نے کوشش کی * مُعَاجِزِيْنَ : اسم فاعل جمع مذکر، مُعَاجِز واحد، مُعَاجَزَةٌ مصدر، ہرانے والے عجزٌ مصدر پیچھے ہو جانا، پیچھے رہ جانا △ تَمَنّٰى : اس نے خیال باندھا اس نے آرزو کی، اس نے تمنا کی، اس نے پڑھا △ اَلْقٰى : اس نے ڈالا۔ القاءٌ سے △ اُمْنِيَّتِهٖ : اس کا خیال، اس کی تمنا △ اَلْقَاسِيَةِ : اسم فاعل واحد مؤنث، قسوۃ مصدر۔ سخت دل، سنگدل۔ (ل ق)

مفہومات مزید * کہہ دیجئے کہ لوگو! میں تمہیں صاف صاف ڈر سنانے والا ہوں ● مومنین اور صالحین کے لئے بخشش اور باعزت روزی ہے ● جو لوگ ہماری نشانیوں کو پست کرنے کی سعی کرتے ہیں وہی جہنمی ہیں ● آپ سے پہلے جو رسول اور نبی ہم نے بھیجے ان کے ساتھ ایسا ہوا کہ ان کی جو تمنا ہوتی شیطان اس میں کچھ ملا دیتا اللہ تعالیٰ اس آمیزش کو دور فرما کر اپنی آیات کو پکا کر دیتا اللہ تعالیٰ علم والا اور حکمت والا ہے ● اب اس لئے کہ شیطانی ملاوٹ کو دلوں کے سخت اور شک والوں کے لئے آزمانے کا ذریعہ بنا دے۔ بے شک ظالم بڑے ضدی اور سخت مخالفت میں ہیں ● اور یہ مقصود بھی ہوتا ہے کہ اہلِ علم کو یقین ہو جائے کہ یہ آپ کے رب کی جانب سے حق ہے اور اس پر ایمان لائیں اور ان کے قلوب اسی کی طرف جھکتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو سیدھی راہ کی جانب ہدایت و رہنمائی فرماتا ہے

وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ
يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ ۝٥٥ الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ط يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ط
فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝٥٦ وَالَّذِينَ
كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝٥٧ ع وَالَّذِينَ
هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقًا
حَسَنًا ط وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝٥٨ لَيُدْخِلَنَّهُم مُّدْخَلًا يَرْضَوْنَهُ ط
وَإِنَّ اللَّهَ لَعَلِيمٌ حَلِيمٌ ۝٥٩

اور ہمیشہ شک میں مبتلا رہیں گے کفار اس کے بارے میں یہاں تک کہ آجائے ان پر قیامت اچانک یا آجائے ان پر عذاب منحوس دن کا * حکمرانی اس روز اللہ تعالیٰ کی ہی ہوگی وہی فیصلہ فرمائے گا لوگوں کے درمیان۔ پس جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کئے تو وہ نعمت (و احسان) کے باغوں میں (قیام پذیر) ہوں گے * اور جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو یہ وہ بدنصیب ہیں جن کے لئے رسواکن عذاب ہوگا * اور جن لوگوں نے ہجرت کی راہ خدا میں پھر وہ (جہاد میں) قتل کردیے گئے یا طبعی طور پر فوت ہوئے تو ضرور عطا فرمائے گا انھیں اللہ تعالیٰ بہترین رزق اور بے شک اللہ تعالیٰ ہی ہے جو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے * وہ ضرور داخل کرے گا انھیں ایسی جگہ جسے وہ پسند کریں گے اور بے شک یقیناً اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا بڑا بردبار ہے۔

(ض: ت * ۵۹ تا ۲۲/۵۵)

۵۵۔ اور کافر ہمیشہ قرآن میں شک کرتے ہیں اور اس کے ساتھ جدال کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ان کے ہاں قیامت آئے گی اچانک یعنی ان کے ہاں ان پر غفلت کے وقت آئے گی یا ان کے ہاں عقیم کے دن عذاب آئے گا۔ یوم عقیم وہ دن ہوتا ہے جس میں کسی قسم کی بھلائی نہ ہو۔ نہ اس کے عذاب سے نجات نصیب ہو نہ راحت و فرحت حاصل ہو جیسے بدر کے دن وغیرہ

۵۶۔ جب ان کے پاس قیامت یا عذاب آئے گا تو تصرف اللہ وحدہ لاشریک کے لئے ہوگا۔ اس میں کسی کی شرکت نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ بندوں کے مابین فیصلہ فرمائے گا اہلِ ایمان کو نیک جزا اور کفار کو سزا دے گا۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور قرآن کے متعلق کوئی جھگڑا نہ کیا اور اس کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کر کے نیک عمل کئے نعمت والے باغات میں ٹھہریں گے

۵۷۔ اور وہ کافر جنہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کرتے ہیں اور اسی پر مرتے دم تک ڈٹے رہتے ہیں یہ لوگ خوار اور رسوا کنندہ عذاب میں ہوں گے۔ (روح البیان)

(۵۶ و ۵۷) ● وہ لوگ جو صدقِ دل سے ایمان لائے، اللہ اور اس کے رسول کی تصدیق کی اپنے علم کے مطابق عمل کرتے رہے اور ان کے دلوں میں اقوال اور افعال کی مکمل ہم آہنگی رہی، ان کے لئے جنت کی دائمی نعمتیں ہوں گی جو فنا ہونگی نہ کم ہونگی اور نہ بگڑیں گی ✱ ان کے برعکس وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، حق کی تکذیب کی، رسولوں کی مخالفت کی اور ان کے اتباع سے تکبر کرتے رہے انہیں تکبر اور انکارِ حق کی پاداش میں رسوا کن عذاب دیا جائے گا۔ (تفسیر ابن کثیر)

۵۸۔ پہلے عام مومنین پر جو مہربانی فرمائی جانے والی ہے اس کا ذکر ہوا اب خصوصیت کے ساتھ ان مبارک ہستیوں اور نفوسِ قدسیہ کی عزت افزائی کا بیان ہو رہا ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے خویش و اقارب اور مال و وطن کو چھوڑ دیا اور اسی حالت میں ان کی وفات ہوئی خواہ وہ میدانِ جنگ میں کفار کے ہاتھوں شہید ہوئے یا ویسے طبعی موت سے دوچار ہوئے ان کے متعلق فرمایا کہ اللہ ہر حال میں عمدہ رزق دیا جائے گا اس سے مراد وہ رزق ہے جو عالمِ برزخ میں ان کو ملے گا۔ (ضیاء القرآن)

۵۹۔ "ضرور انہیں ایسی جگہ لے جائے گا جسے وہ پسند کریں گے" وہاں ان کی ہر مراد پوری ہوگی اور کوئی ناگوار بات پیش نہ آئے گی۔ (شانِ نزول) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کے بعض صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے جو اصحاب شہید ہوگئے ہم جانتے ہیں بارگاہِ الٰہی میں ان کے بڑے درجے ہیں اور ہم جہادوں میں حضور کے ساتھ رہیں گے لیکن اگر ہم آپ کے ساتھ رہے اور بے شہادت کے موت آئی تو آخرت میں ہمارے لئے کیا ہوگا ہے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں "والذین ھاجروا فی سبیل اللہ" اور بے شک اللہ علم والا اور حلم والا ہے۔ (کنز الایمان)

لغوی اشارے ✱ **مِرْيَةٍ**: اسم مصدر، تردد، شک اور ریب سے خاص ہے گویا جس شک سے تردد پیدا ہو جائے اس کو مریہ کہتے ہیں (راغب) △ **بَغْتَةً**: ایک دم، اچانک، یکایک △ **عَقِيمٍ**: بانجھ بے خیر، منحوس اس لفظ کا استعمال مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے ہوتا ہے △ **مُهِينٌ**: اہانۃ مصدر: ذلیل کرنے والا △ **هَاجَرُوا**: اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے وطن چھوڑا، الفوز والاکوز سے ہجرت کی۔ (ل ق)

خصوصیات تفسیر ✱ کفار تو ہمیشہ ہی آیاتِ ربانی قرآنِ حکیم کے متعلق متردد رہیں گے لیکن اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ

آپ انہیں دیکھیں جب کہ ان پر قیامت آئے گی یا ان پر عقیم کے روز کا عذاب آ پڑے گا حشر
کس طرح ہوتا ہے ● جب قیامت آئے گی یا عذاب نازل ہوگا تو اس وقت تمام تصرف اور حکمرانی
اللہ تعالیٰ ہی کی ہوگی جو وحدہٗ لاشریک ہے اس روز اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا یعنی
مومنین و کفار کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہوگا جو لوگ اللہ تعالیٰ پر، اللہ تعالیٰ کے رسول پر اور قرآن
مجید پر ایمان لانے والے ہوں گے اور اعمال صالحہ کرتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارتے ہوں گے انھیں نعمتوں
سے مالامال باغوں میں قیام کی سعادت عطا ہوگی ● اور جن لوگوں نے کفر کا ارتکاب کیا خدا و رسول
و کتاب مبین کی تکذیب کی انھیں رسوا کن اور شدید عذاب میں مبتلا ہونا ہوگا ● جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ
کی اطاعت و فرمانبرداری میں اپنے وطن مکہ مکرمہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اور پھر راہ حق
میں قتل کیے گئے یا وفات پا گئے انھیں اخروی زندگی میں اعلیٰ نعمتوں، اجر عظیم اور ثواب کثیر
عطا ہوگا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے عمدہ ترین رزق عنایت ہوگا یقیناً اللہ تعالیٰ ہی دارین میں عمدہ
ترین رزق عطا فرماتا ہے ✱ اللہ تعالیٰ انھیں ایسی اعلیٰ ترین جگہ سرفراز فرمائے گا جسے وہ
بے حد پسند کریں گے بے شک اللہ خوب جاننے والا اور بڑا حلم والا ہے۔

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۗ
اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝٦٠ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ
يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝٦١ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ
هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ
الْكَبِيْرُ ۝٦٢ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ
مُخْضَرَّةً ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝٦٣ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ
وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝٦٤

بات یہ ہے اور جو بدلہ لے جیسی تکلیف پہنچائی گئی تھی پھر اس پر زیادتی کی جائے تو بے شک اللہ اس کی مدد فرمائے گا بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے * یہ اس لئے کہ رات کو ڈالتا ہے دن کے حصہ میں اور دن کو لاتا ہے رات کے حصہ میں اور اس لئے کہ اللہ سنتا دیکھتا ہے * یہ اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جسے پوجتے ہیں وہی باطل ہے اور اس لئے کہ اللہ ہی بلندی بڑائی والا ہے * کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو صبح کو زمین ہریالی ہو گئی بے شک اللہ پاک خبردار ہے * اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور بے شک اللہ ہی بے نیاز سب خوبیوں سراہا ہے * (۲۲/۶۰ تا ۶۴ * ت : ک)

۶۰۔ ظالم سے اتنا ہی بدلہ لے جتنا اس نے ظلم کیا ہے پھر دوبارہ اس پر ظلم کیا جائے تو اللہ یقیناً اس مظلوم کی مدد کرے گا۔ ابتدائی ظلم کو بھی عقاب کہا گیا۔ حالانکہ عقاب (بدلہ) وہ ہوتا ہے جو ظلم کے بعد بطور عوض دیا جائے ایسا صرف ہم شکل ہونے کی وجہ سے کہا گیا۔ (ابتدائی ظلم ہو یا ظلم کا بدلہ دونوں کی شکل ایک جیسی ہوتی ہے اگرچہ علت فعل میں اختلاف ہوتا ہے) اللہ بڑا معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے یعنی انتقام لینے والا جذبات نفسانیہ کے زیر اثر ہی انتقام لیتا ہے اور نفسانی جھکاؤ سے متاثر ہونا ایک طرح کا جرم ہے (اس لئے انتقام لینا بھی ایک قسم کی نفسانی خباثت ہی ہے) لیکن اللہ مظلوم کو معاف کرنے والا ہے، وہ اگر بدلہ لے لے تو اللہ اس کی گرفت

نہیں کرے گا۔ بغوی نے لکھا ہے کہ حسن نے آیتِ مذکورہ کی تفسیر اس طرح کی ہے "مَنْ عَاقَبَ" جو مشرکوں سے
لڑا "بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ" جیسا مشرک اس سے لڑے۔ "ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ" پھر اس پر
زیادتی کی گئی کہ اس کو وطن سے نکال دیا گیا تو اللہ اس کی مدد کرے گا۔

۶۱۔ (اللہ کی یہ مدد) اس لئے ہے کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔
یعنی وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ لیکن اس کا دستور یہ ہے کہ مقتضائے اشیاء میں ادل بدل کرتا رہتا ہے
رات کا دن میں اور دن کا رات میں داخل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جتنا ایک کو بڑھاتا ہے اتنا ہی دوسرے
کو گھٹا دیتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ روشنی کی جگہ غروبِ آفتاب کی وجہ سے تاریکی لے آتا ہے اور رات کی تاریکی
کی جگہ طلوعِ آفتاب کی وجہ سے روشنی کر دیتا ہے۔ اور اس وجہ سے بھی کہ اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے
یعنی بدلہ لینے والے کے اور جس سے بدلہ لیا جائے اس کے اقوال کو سنتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ اہلِ ایمان
کی دعاؤں کو سنتا اور ان کو قبول فرماتا ہے اور دونوں کے عمل کو دیکھتا ہے پس کسی کے عمل کو ناکارہ
نہیں چھوڑے گا (ہر مطابق عمل سزا و جزا دے گا)۔ (تفسیر مظہری)

۶۲۔ مومنوں کی نصرت کی دوسری وجہ بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ حق ہے اس کا دین حق ہے اور اس کی عبادت
کرنا حق ہے اور مومن جو خدائے برحق پر ایمان لائے ہیں اسی کے دینِ حق کی پیروی کرتے ہیں اور اسی کی
عبادت کرتے ہیں وہی اس بات کے مستحق ہیں کہ خدائے برحق ان کی اعانت فرمائے۔ باقی رہے
کافر و مشرک (جو اصنام کے پرستش کرنے والے) ہیں ان کے (اصنام) بھی جھوٹے اور ان کا مذہب بھی باطل
اس لئے باطل اور باطل پرستوں کی اعانت خداوند کریم نہیں کرے گا اور وہ یقیناً خاسر و نامراد
ہوں گے۔ (ضیاء القرآن)

۶۳۔ کیا نہیں دیکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا ہے جس سے زمین سرسبز ہو جاتی ہے
یعنی نزولِ بارش سے زمین خشکی اور ویرانی کے باوجود سرسبز ہو جاتی ہے ✱ بے شک اللہ تعالیٰ
سب پر لطف فرماتا ہے ایسے لطف و کرم کا انہیں وہم و گمان تک نہیں ہوتا۔ وہ ظاہری اور
باطنی تدابیر سے باخبر ہے کہ کس کو کون سی بات چاہئے۔ وہ رزق اور مرزوق کے حال کو خوب جانتا ہے

۶۴۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے کیوں کہ ان سب کو اسی نے پیدا فرمایا
ہے اس لئے ان سب کا مالک بھی وہی ہے اور تصرف بھی وہی کرتا ہے ✱ اور بے شک وہی
غنی ہے اور وہ اپنی ذات میں ہر شے سے بے نیاز ہے۔ وہ اپنی ذات میں کسی حمد کرنے والے کا محتاج نہیں
وہ اپنی صفات و افعال میں حمد کا مستحق ہے ✱ امام غزالی رقمطراز ہیں حمید وہ ہے جس کی بہت
تعریف کی جائے اور اللہ تعالیٰ بھی حمید بایں معنیٰ ہے کہ اس نے اپنی ثنا ازلاً ابداً فرمائی جیسے اس کی شان
اقدس ہے ایسے ہی اس کی تمام مخلوق ہمیشہ اس کی حمد کرتی رہے گی ایسے ہی اس کی جملہ صفات کا حال ہے

کہ اسی کی پرستش کرو اسی کی مخلوق کا ان وعلوم کے ساتھ ذکر کرے گا کیونکہ حمد بمعنی اس کے کمال کے اوصاف
کو بیان کرنا (روح البیان)

لغویات رکوع ★ عَاقَبَ: اس نے بدلہ دیا۔ اس نے سزا دی △ عُوقِبَ: اسے ایذا دی گئی
اسے تکلیف پہنچائی گئی۔ وہ ستایا گیا عقاب سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب △ یُولِجُ: وہ داخل
کرتا ہے △ مَاءً: پانی۔ اسم جنس △ تُصْبِحُ: وہ ہو جاتی ہے۔ وہ ہو جاتی ہے △ مُخْضَرَّةً:
اخضرار مصدر باب افعلال سرسبز۔ کاہی رنگ والا۔ سبز سیاہی مائل۔ خُضْرَةٌ سفیدی اور
سیاہی کا مخلوط رنگ جس میں سیاہی کی طرف میلان زیادہ ہو اسی وجہ سے اخضر کو اسود اور اسود کو
اخضر کہہ دیا جاتا ہے۔ عراق کا وہ علاقہ جو بہت سرسبز ہے سواد کہلاتا ہے خَضِرَ (سمع) سبز ہو گیا ہے

مفہومات مرکب ★ بات یوں ہے جو کوئی اتنا ہی بدلہ لے جس قدر وہ اسے ستایا گیا پھر ظلم کرنے والے کی طرف سے
اس پر زیادتی ہو اگر اسے دوبارہ ستایا جائے تو اللہ تعالیٰ یقیناً اس کی مدد فرمائے گا کیونکہ اس پر ظلم کیا گیا بے شک
اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا اور بخشنے والا ہے ○ کیوں کہ اللہ تعالیٰ رات کو داخل کرتا ہے دن کے حصہ میں اور
دن کو رات کے حصہ میں داخل فرماتا ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا دیکھتا ہے ○ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہی
حق ہے اللہ تعالیٰ کے سوا (کفار و مشرکین) جس کی پرستش کرتے ہیں وہ باطل ہیں اور خدا نہیں معبود نہیں)
اللہ تعالیٰ ہی بلند و برتر اور سب سے بڑا ہے ○ کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا
تو سوکھی بنجر پڑی زمین سرسبز ہو جاتی ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ مہربان باریک بین اور خبردار ہے ○
اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے بے شک اللہ تعالیٰ ہی بے نیاز اور تمام
تعریفوں کے شایان ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ
وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ
لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ ٦٥ وَهُوَ الَّذِيٓ أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ إِنَّ الْإِنْسَانَ
لَكَفُورٌ ۝ ٦٦ لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ
وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ۝ ٦٧ وَإِنْ جَادَلُوكَ فَقُلِ اللّٰهُ
أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ ٦٨ اللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ
تَخْتَلِفُونَ ۝ ٦٩ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ
ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ ۝ ٧٠

کیا تم نے اس پر نظر نہیں کی کہ اللہ ہی نے تمہارے واسطے کام پر لگا رکھا ہے اس کو بھی جو زمین میں ہے اور کشتی کو بھی کہ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلتی ہے۔ اور وہی آسمان کو اس سے روکے ہوئے ہے کہ وہ زمین پر گر پڑے مگر ہاں کہ اسی کا حکم دے دیا جائے بے شک اللہ ان لوگوں پر بڑا شفقت والا ہے بڑا رحمت والا ہے * وہ وہی تو ہے جس نے تم کو زندگی دی پھر تمہیں موت دے گا پھر تم کو جلائے گا۔ بے شک انسان بڑا ناشکرا ہے * ہم نے ہر امت کے لئے ایک طریقہ (ذبح و عبادت کا) مقرر کر رکھا ہے کہ وہ اس پر چلنے والے ہیں سو انہیں نہ چاہیے کہ آپ سے جھگڑا کریں (اس) امر میں اور آپ ان کو اپنے پروردگار کی طرف بلاتے رہئے بے شک آپ ہی سیدھے راستے پر ہیں * اور اگر یہ لوگ آپ سے جھگڑا نکالتے رہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو * اللہ تمہارے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا اس بات میں جس میں تم اختلاف کرتے رہتے ہو * کیا تم کو یہ علم نہیں کہ اللہ واقف ہے ہر ایک چیز سے جو آسمان اور زمین میں ہے یہ سب نامہ اعمال میں بھی درج ہے بے شک یہ (علم محیط) اللہ کے نزدیک آسان ہے * (۲۲/۶۵ تا ۷۰ * ت: ۲)

۶۵۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ زمین میں ہے اس کو تم لوگوں کے کام پر اللہ نے لگا دیا ہے اور
کشتیوں کو تمہارے کام پر لگا دیا ہے جو سمندر میں اللہ کے حکم سے چلتی ہیں۔ "مسخر کر دیا یعنی تمہارے کام
پر لگا دیا۔" تمہارے منافع کے لئے تیار کر دیا۔ کسی نے کہا آیت کا معنی یہ ہے کہ زمین یعنی خشکی پر
جو سواریوں کے جانور ہیں ان کو تمہارے تابع بنا دیا تاکہ تم ان پر سوار ہو اور سمندر میں سوار ہونے کے لئے کشتیوں
کو تمہارے زیر اختیار کر دیا * اور وہ آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے (ہاں) مگر اسی کا حکم
ہو جائے تو خیر * آیت سے ظاہر ہو رہا ہے کہ فلکی اجسام بھی ارضی اجسام کی طرح بالطبع نیچے گرنے
کی طرف مائل ہیں مگر اللہ نے اپنی قدرت سے ان کو تھام رکھا ہے * بے شک اللہ لوگوں کے حال پر
بڑی شفقت و رحمت فرمانے والا ہے۔ کہ اس نے حصول منافع کے دروازے کھول دیے طرح طرح کی
مصیبتوں کو دفع کر دیا اور (اپنی وحدانیت کو) سمجھانے کے لئے اسباب فراہم کر دیے
۶۶۔ اور وہی تو ہے جس نے تم کو زندگی عطا کی پھر تم کو مردہ کر دیتا ہے پھر تم کو زندہ کرے گا یعنی
تم پہلے جمادی حالت میں تھے پھر غذا سے اس نے نطفہ بنایا پھر نطفہ کو بستہ کر کے لوتھڑا بنایا پھر بوٹی
بنا دی پھر جسم بنا دیا پھر اس میں جان ڈال دی۔ پھر جب تمہاری مدت حیات پوری ہو جائے گی تو
تمہارے بدن سے جان کھینچ لے گا پھر دوبارہ جسم بنا کر اسی میں جان ڈال دے گا۔ یہ زندگی آخرت میں ملے گی
* بے شک انسان (یعنی مشرک) بڑا ناشکر نعمت ہے۔ اللہ کی نعمتیں سامنے ہیں پھر بھی انکار کرتا ہے
یا یہ مطلب کہ اللہ کے وجود، وحدانیت، ربوبیت اور کمال قدرت و علم کے دلائل موجود ہیں پھر بھی
مشرک انکار کرتا ہے اور اپنے رب کی وحدانیت کو نہیں مانتا (تفسیر مظہری)
۶۷۔ آج تک جو رسول بھی بھیجا گیا اسے اس کی قوم کے مخصوص حالات کے پیش نظر ایک نظام شریعت
(منسک) عطا کیا گیا اپنی اسی حکیمانہ قدیم سنت کے مطابق آپ کو بھی شریعت کا ایک ایسا
دستور عطا فرمایا جو عصر حاضر کی ضروریات کو پورا کر سکتا ہے اور ابد تک کے عالمی اور ابدی دین ہونے
کے تقاضوں سے باحسن الوجوہ عہدہ برآ ہو سکتا ہے اس لئے کسی سمجھ دار آدمی کو مناسب نہیں کہ
احکام شریعت کے اختلاف کو وجہ نزاع بنا کر مخالفت کا طوفان برپا کرے۔ اے حبیب مکرم
آپ اپنا فرض ادا کرتے رہئے۔ بدبخت کسی کی ضد اور انکار کی پرواہ نہ کیجئے۔ کوئی مفسد اپنی غوغا
آرائی سے آپ کو گزند نہیں پہنچا سکتا۔
۶۸۔ اگر اس کے باوجود بھی خواہ مخواہ کوئی الجھتا ہے تو آپ اپنا قیمتی وقت اس کو خاموش کرنے میں
صرف نہ فرمائیں بلکہ اسے کہہ دیجئے کہ اللہ تمہارے کرتوتوں سے خوب واقف ہے قیامت کا دن آنے
دو وہ خود فیصلہ فرمائے گا۔ علامہ قرطبی رقمطراز ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو
بڑا عمدہ ادب سکھایا ہے کہ جو شخص محض تعصب اور جھگڑا کرنے کے شوق میں تم سے مناظرہ کرنا چاہے

تو اسے کوئی جواب نہ دو اور نہ اس کے ساتھ مناظرہ کرو اس کی تمام غوغا آرائیوں کے جواب میں صرف یہ بات
کہہ دو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم کو سکھائی ہے۔ (ضیاء القرآن)

● اور اگر علم و حلم اور نرم روی کے باوجود بھی وہ آپ سے جھگڑیں تو انہیں علیٰ سبیل الوعید فرمایئے
اللہ تعالیٰ تمہارے باطل اعمال کو خوب جانتا ہے منجملہ ان کے یہی تمہارا جھگڑا ہے پھر ان پر تمہیں جزا دے گا
۶۹۔ اللہ تعالیٰ مومنوں اور کافروں کے فیصلے فرمائے گا قیامت میں ثواب و عذاب دے کر جیسے دنیا میں
دلائل اور آیات دکھا کر فیصلے کئے وہ جو تم دین کے معاملہ میں اختلاف کرتے ہو

۷۰۔ کیا تمہیں معلوم نہیں؟ یہ استفہام تقریری ہے یعنی تمہیں معلوم ہے بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے وہ
جو آسمان اور زمین میں ہے اس سے کوئی شے مخفی نہیں منجملہ اس کے کافروں کی باتیں اور اعمال بھی ہیں
کہ وہ بھی اس سے پوشیدہ نہیں بے شک وہ جو آسمان اور زمین میں ہے، کتاب میں ہے۔ کتاب سے لوح محفوظ
مراد ہے کیونکہ اس میں تخلیق سے پہلے ہر شے کو لکھا گیا۔ اس لئے اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ان کا معاملہ آپ کو پریشان نہ کرے ہمیں ہر ایک کا علم ہے اور ہم ہی ہر شے کی حفاظت کرتے ہیں۔
بے شک وہ جو اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت کا ذکر ہوا اور فرمایا گیا کہ ہر شے لوح محفوظ میں مکتوب ہے
یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے کیونکہ اس کی ذات کا مقتضیٰ یہی ہے کہ اسے عظیم قدرت اور وسیع علم ہو
اس لئے نہ تو اس سے کوئی شے مخفی ہے اور نہ ہی کوئی کام اس کی قدرت کے سامنے مشکل ہے۔ (روح البیان)

لغوی اشارے ★ یُمْسِكُ: امساک مصدر (افعال) وہ تھامے ہوئے ہے یعنی سنبھالے ہوئے ہے ۵
تقع: وہ گر پڑے (فتح) وقوع سے جس کے معنی کسی چیز کے گرنے کے ہیں ۵ ناسکوہ: اس پر چلنے والے ۵
ینازعنک: وہ تجھ سے جھگڑا نہ کریں یعنی تجھے ان سے جھگڑا نہ کرنا چاہئے ۵ یَسِیْرٌ: آسان، سہل (ل ق)

مفہومات مزید ★ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں جتنی چیزیں ہیں سب کو تمہارے بس میں کر دیا ہے آدمی
کا ان پر اختیار ہے اور کشتی پر بھی تمہارا بس ہے کہ سمندر میں چلتی ہے اور آسمان کو زمین پر گرنے سے وہی (قادر مطلق)
روکتا ہے مگر جب اس کا حکم ہو گا بے شک اللہ تعالیٰ نوع انسانی پر شفقت و مہربانی فرماتا ہے ۵ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے
جو تمہیں جلاتا ہے پھر وفات دیتا ہے پھر تمہیں دوبارہ جلائے گا۔ انسان بڑا ناشکر گزار ہے ۵ ہم نے ہر امت کے لئے عبادت
اور قربانی کا ایک طریقہ مقرر فرمایا ہے وہ اس کے مطابق چلتے ہیں تو انہیں آپ سے جھگڑا نہیں چاہئے اس بارے میں
آپ لوگوں کو اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں اور دعوت حق دیتے رہیں یقیناً آپ ہی سیدھے رستے پر ہیں ۵ آپ
کہہ دیجئے کہ تم لوگ جو کچھ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے خوب واقف ہے خوب جانتا ہے ۵ جن امور میں تم جھگڑتے
اور اختلاف کرتے ہو بروز قیامت اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان فیصلہ فرما دے گا ۵ کیا تم نہیں جانتے کہ آسمان
اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ کو اس کا خوب علم ہے اور یہ سب کتاب (لوح محفوظ) میں مندرج ہے بے شک
یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ
وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝ ٧١ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ
فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ
اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ ٧٢ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا
لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا
لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ
الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ ٧٣ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ

اور وہ اللہ کے سوا ایسی کی (پرستش کرتے) ہیں کہ جس پر اس نے کوئی سند اتاری ہے اور نہ ہی ان کے پاس کوئی اس کا علم ہے اور ان ظالموں کا تو کوئی بھی مددگار نہ ہوگا ✱ اور جب کہ ان کو ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کے چہروں پر اے نبی تم کو ناراضی معلوم ہوگی (بیان کر کر) جو ان کو ہماری آیتیں سناتے ہیں قریب ہے کہ ان پر حملہ کر بیٹھیں۔ کہہ دو کہ کیا میں تم کو اس سے بھی سخت تر بات سناؤں (وہ کیا ہے) آگ ہے کہ جس کا خدا نے منکروں سے وعدہ کر لیا ہے اور وہ کیا ہی بری جگہ ہے ✱ لوگو! ایک مثل بیان کی جاتی ہے اس کو کان لگا کر سنو (وہ یہ کہ) جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی نہیں بنا سکتے اگرچہ وہ سب اس کے لئے جمع بھی ہو جائیں اور اگر ان سے مکھی کوئی چیز چھین لے جائے تو اس سے واپس بھی نہیں لے سکتے طالب اور مطلوب دونوں ہی بودے ہیں ✱ انہوں نے اللہ کی (جیسا کہ چاہیے تھی) کچھ بھی قدر نہ کی بے شک اللہ تو بڑا قوی کا زبردست ہے ✱

(ح : ت ✱ ۷۱ تا ۷۴ / ۲۲)

2019

۷۱۔ "اور اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں" یعنی (اصنام کو) "جن کی کوئی سند اس نے نہ اتاری اور ایسوں
کو جن کا خود انہیں کچھ علم نہیں" یعنی ان کے پاس اپنے اس فعل کی نہ کوئی عقلی دلیل ہے نہ نقلی محض
جہل و نادانی سے گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اور جو کسی طرح (پرستش کیے) جانے کے مستحق نہیں ان کو پوجتے
ہیں یہ شدید ظلم ہے "اور ستمگاروں کا" یعنی مشرکین کا "کوئی مددگار نہیں" جو انہیں
عذاب الٰہی سے بچا سکے۔ (کنزالایمان)

۷۲۔ اور مشرکین پر پڑھی جاتی ہیں ہمارے قرآن کی آیات میں سے "بیّنٰت" حالانکہ وہ آیات عقائد
حقہ و احکام الٰہیہ میں واضح الدلالۃ ہیں۔ "تم کافروں کے چہروں میں تیوریاں جان لوگے۔" یعنی چونکہ کفار
کو حق سے بہت عناد اور دشمنی ہے اس لئے جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو کراہت و نفرت
کے آثار ان کے چہروں سے ہویدا ہوتے ہیں۔ "قریب ہے کہ" فرط غیظ و غضب سے حملہ کرتے ہیں ان اباطیل
کی وجہ سے جن کی تقلید میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ان کا رد کرتے ہیں اور مسلمانوں کو ضرر پہنچانے کا ارادہ
کرتے۔ "فرمادیجئے تو کیا میں تم سے خطاب کر کے تمہیں خبر دوں ان سے بدتر شے کی" یعنی اس شے کی خبر دوں جو
تمہاری تلاوت قرآن پر غیظ و غضب میں ہیں۔ اور قرآن سن کر تم پر حملہ کرتے ہیں ان سے بھی بدتر
شے ہے "وہ جہنم ہے" یہ سوال مقدر کا جواب ہے گویا کسی نے سوال کیا وہ کیا ہے؟ تو اس کے جواب میں فرمایا
"جس کا اللہ تعالیٰ نے کافروں سے وعدہ فرمایا ہے وہ جہنم ہے اور بہت برا ٹھکانا ہے" (روح البیان)

۷۳۔ "اے لوگو! ایک عجیب بات بیان کی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنو۔" بعض اہل تفسیر نے لکھا ہے کہ
آیت کا مطلب یہ ہے کہ میری مثل دوسروں کو قرار دیا گیا ہے یعنی کافروں نے استحقاق عبادت
میں اللہ کی طرح دوسروں کو قرار ... ۔ اللہ مستحق عبادت ہے انہوں نے بتوں کو بھی معبود
بنا رکھا ہے سو ان کی حالت سنو اور خود فیصلہ کرو کہ اللہ کی مثل کسی اور کو قرار دینا کیا جائز ہے۔
(اس کی تفصیل) "وہ یہ ہے کہ جن کی تم خدا کے سوا (پرستش) کرتے ہو وہ ایک (حقیر) مکھی بھی
پیدا نہیں کر سکتے گو اس (کام) کے لئے سب جمع ہوجائیں (اور اپنی طاقت صرف کردیں)۔
پھر کیا تمہاری حاجت روائی کرسکیں گے" یعنی اے کافرو جن (اصنام) کی تم عبادت کرتے ہو
اور ان کو معبود کہہ کر پکارتے ہو تو وہ ایک مکھی کو پیدا کرنے کی قدرت نہیں رکھتے اتنی
حقیر ذلیل اور بے قدر چیز کو بھی نہیں بنا سکتے۔ "اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے تو
وہ مکھی سے چھڑا نہیں سکتے۔" مشرکین اصنام پر زعفران کا لیپ کرتے تھے اور ان کے سامنے
کھانا رکھتے تھے مکھیاں کھانے پر گرتی تھیں اور اس میں سے کچھ لے اڑتی تھیں تو بت ان سے چھین
نہ سکتے تھے اسی مضمون کو آیت مذکورہ میں بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں حالتیں
بیان کر کے کافروں کی انتہائی جہالت کا اظہار کیا ہے۔ اول تو یہ ظاہر کیا کہ وہ اللہ جس کے

2015

قبضہ میں ساری کائنات ہے اور وہ سب کا خالق و موجد ہے اس کے ساتھ مشرک ایسی چیزوں کو شریک بناتے ہیں جو حقیر ترین یا ذلیل مخلوق کو پیدا کرنے کی نہ اجتماعی قوت رکھتے ہیں نہ انفرادی ۔ دوئم یہ کہ وہ چیزیں جن کو معبود قرار دیا گیا ہے اتنی بے بس اور عاجز ہیں کہ حقیر ترین مخلوق مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو وہ چیز واپس نہیں لے سکتیں ۔ اور اپنی طرف سے اس کا دفاع بھی نہیں کر سکتیں ۔ طالب اور مطلوب (دونوں) کمزور ہیں ۔ (یعنی مکھی اور بت) طالب کمزور ہے اور مطلوب بالکل ہی بے بس ۔ بعض نے کہا کہ طالب بت اور مطلوب مکھی ۔ ضحاک نے کہا کہ طالب سے مراد اصنام پرست اور مطلوب سے مراد اصنام (تفسیر مظہری) ہے ۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اس طرح قدر نہیں پہچانی جس طرح اس کی قدر پہچاننے کا حق تھا ورنہ وہ ان بے بس اور عاجز اصنام کی پرستش نہ کرتے جو مکھی کا مقابلہ کرنے کی بھی صلاحیت نہیں رکھتے آیت کے آخر میں فرمایا " اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے اپنی قدرت اور قوت کے ساتھ ہر چیز کو پیدا کیا وہی تخلیق کی ابتدا کرنے والا اور وہی اعادہ کرنے والا ہے وہی رزق دینے والا اور لامحدود قوت کا مالک ہے اور وہ عزیز و غالب ہے ہر چیز اس کے ماتحت اور زیر تسلط ہے کوئی اس پر غلبہ نہیں پا سکتا ۔ وہ واحد و قہار ہے ۔ (تفسیر ابن کثیر)

لغوی اشارے * سُلطٰنٍ : زور، قوت، حجت، برہان، سند، حکومت ∆ تَعرِفُ : تو پہچانے، تو پہچانتا ہے ۔ تو پہچانے گا (ضرب) معرفۃ اور عرفان سے جس کے معنی پہچاننے کے ہیں ∆ وُجُوہ : چہرے ∆ یَکَادُونَ : مثبت وہ قریب ہیں ∆ یَسطُونَ : وہ حملہ کر دیں ∆ ذُبَابًا : مکھی ∆ یَسلُبھُمُ : ان سے چھین لے ∆ یَستَنقِذُوا : استنقاذ مصدر ۔ (استفعال) منفی وہ نہیں چھڑا سکتے ۔ (ل ق)

مفہومات مزید * اور یہ رب یعنی کفار و مشرکین اللہ تعالیٰ کے بجائے ان چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جن کی عبادت کرنے کی اجازت اللہ تعالیٰ نے نہ تو کوئی سند کتاب و حجت اتاری نہ کوئی ان کے پاس دلیل ہے نہ ان زیادتی کرنے والوں کا کوئی مددگار و حامی ہے ۵ جب ان کے سامنے قرآن کریم کی واضح آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان معاندین حق کے چہروں پر ناگواری کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے تو اسے دیکھ کر تم جان جاتے ہو کہ ہو سکتا ہے اپنی ناپسندیدگی کے باعث وہ اٹھ کر حملہ کر بیٹھیں گے ۔ اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کہہ دیں کہ اے لوگو! کیا میں تمہیں اس سے زیادہ اندیشہ ناک صورتحال سے آگاہ کر دوں کہ جہنم کی آگ جس کا اللہ نے کفار و منکرین سے وعدہ کیا ہے جس کی جگہ یہ ہوگی تو وہ کتنا برا ٹھکانہ ہے ۵ اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے غور سے سنو اللہ تعالیٰ کے علاوہ تم جس کی پرستش کرتے ہو وہ ایک مکھی تک تخلیق نہیں کر سکتے اگر یہ تمام باطل معبود جمع ہو کر زور لگائیں تب بھی پیدا نہ کر سکیں یہی نہیں بلکہ اگر مکھی ان سے کچھ چھین لے اڑے تو ان میں اتنی قوت نہیں کہ اسے واپس لے سکیں ۔ یہ باطل معبود بھی بے بس (زیادہ) اور ان کی پرستش کرنے والے بھی بے بس و لاچار ہیں ۵ جیسی اللہ تعالیٰ کی قدر و عزت و عبادت کرنی تھی ویسی یہ نہ کر سکے ۔ وہی بڑی طاقت و قدرت والا ہے اور وہی سب پر غالب ہے ۵

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ

۝ ۷۵ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ ۷۶

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا

الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ۷۷ ۚ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ

سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ۬ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا

عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚۖ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝ ۷۸ ع

اللہ تعالیٰ چن لیتا ہے فرشتوں سے بعض پیغام پہنچانے والے اور انسانوں سے بھی بعض کو رسول
بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا دیکھنے والا ہے ✶ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو
کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی لوٹائے جائیں گے سارے معاملات ✶ اے ایمان والو
رکوع کرو اور سجدہ کرو اور عبادت کرو اپنے پروردگار کی اور (ہمیشہ) نیک کام کیا کرو
تاکہ تم (دین و دنیا میں) کامیاب ہو جاؤ ✶ اور (سر توڑ) کوشش کرو اللہ تعالیٰ کی راہ میں
جس طرح کوشش کرنے کا حق ہے۔ اس نے چن لیا ہے تمہیں (حق کی پاسبانی اور اشاعت کے لئے)
اور نہیں روا رکھی ہے اس نے تم پر دین کے معاملہ میں کوئی تنگی پیروی کرو اپنے باپ ابراہیم
کے دین کی اسی نے تمہارا نام مسلم (سر اطاعت خم کرنے والا) رکھا ہے اس سے پہلے اور اس قرآن
میں بھی تمہارا یہی نام ہے تاکہ ہو جائے رسول (کریم) گواہ تم پر اور تم گواہ ہو جاؤ لوگوں پر
(اے دین حق کے علمبردارو!) صحیح صحیح ادا کیا کرو نماز اور دیا کرو زکوٰۃ اور مضبوط پکڑ لو اللہ تعالیٰ
(کے دامن رحمت) کو وہی تمہارا کارساز ہے پس وہ بہترین کارساز ہے اور بہترین مدد فرمانے
والا ہے

(حج ✶ ۲۲/۷۵ تا ۷۸)

۷۵۔ "اللہ چن لیتا ہے فرشتوں میں سے رسول" ۔ مثل جبرئیل و میکائیل کے ۔ "اور آدمیوں میں سے"
مثل حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت خاتم النبیین سید عالم محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (شانِ نزول) یہ آیت ان کفار کے رد میں نازل ہوئی جنہوں نے بشر کے رسول
ہونے کا انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ بشر کیسے رسول ہو سکتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد
فرمایا کہ اللہ مالک ہے جسے چاہے اپنا رسول بنائے وہ انسانوں میں سے بھی رسول بناتا ہے اور ملائکہ میں سے
جسے چاہے ۔ "بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے" ۔ (کنز الایمان)

۷۶۔ وہ ان (سب فرشتوں اور آدمیوں کی) آئندہ اور گزشتہ حالتوں کو جانتا ہے ۔ حضرت ابن عباسؓ
نے آگے پیچھے کی تشریح میں فرمایا جو کچھ انہوں نے اپنے آگے بھیج دیا اور جو کچھ پیچھے چھوڑ آئے (اچھا یا
برا عمل آگے بھیج دیا یا مرنے کے بعد اچھا یا برا طریقہ جاری کر کے چھوڑ آئے) حسن نے کہا جو کچھ عمل کر چکے
اور جو آئندہ کرنے والے ہیں بعض اہل تفسیر نے کہا کہ ھم ضمیر پیغمبروں کی طرف راجع ہے یعنی پیغمبروں
کی پیدائش سے پہلے کے احوال اور ان کے (دنیا سے چلے جانے) کے بعد کے احوال سے اللہ واقف ہے ۔
اور تمام امور کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہوتا ہے وہی مالک ہے اس سے کوئی نہیں پوچھ سکتا ایسا کیوں
کیا ۔ یہ بازپرس تو بندوں سے کی جائے گی ۔ (تفسیر مظہری)

۷۷۔ بت پرستی اور شرک کی مذمت اور دنیا میں رسولوں کی بعثت بیان کر کے ایمان داروں کو ان
باتوں کی تاکید کرتا ہے کہ جو نجات اور فلاح کا ذریعہ ہیں "اے ایمان دارو! اللہ تعالیٰ کو رکوع و
سجود کرو یعنی نماز پڑھا کرو جس میں رکوع اور سجود ہیں اور نماز کے علاوہ اور بھی عبادتیں کیا کرو، تلاوت
ذکر، روزہ اور ہر ایک نیکی کرو اسی میں صلہ رحمی، خیرات، صدقات، مکارم اخلاق دنیا کی سب
اچھی باتیں آگئیں تاکہ تمہیں فلاح ہو * ابن المبارک، احمد، اسحاق و امام شافعی فرماتے ہیں کہ
اس آیت کے بعد سجدہ کرنا لازم ہے اور سفیان ثوری اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس جگہ سجدہ
تلاوت واجب نہیں ۔ امام شافعی سورہ ص میں سجدہ واجب نہیں جانتے اس کے بدلہ میں اس جگہ
کا سجدہ لے کر چودہ پورے کرتے ہیں ہمارے امام کے نزدیک سورہ ص میں سجدہ ہے یہاں نہیں واللہ اعلم
(تفسیر حقانی)

۷۸۔ اللہ کی رضا کے لئے دینِ اسلام کے ظاہری اور باطنی اعداء کی مخالفت میں قوت و طاقت صرف
کرو ۔ جملہ اہلِ زیغ ظاہری دشمن ہیں اور باطنی اعداء، نفس اور شہوات نفسانیہ * اس کے جہاد کا
حق ادا کرو جیسا کہ جہاد کا حق ہے یعنی نیتِ خالص اور رضائے حق بلحاظ رکھ کر * حضور سرورِ کائنات
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ تبوک سے واپسی پر فرمایا "ہم جہادِ اصغر سے فارغ ہو کر جہادِ اکبر کی طرف
لوٹ رہے ہیں" فرمایا "اپنی خواہشاتِ نفسانیہ کے ساتھ ایسے جہاد کرو جیسے اعداء سے کیا جاتا ہے"

2018

فرمایا کہ کفار کے ساتھ ہاتھوں اور زبانوں سے جہاد کرو (ف) اس سے ثابت ہوا کہ نفس کا جہاد کفار و شیاطین کے جہاد سے سخت تر ہے ✱ اسی نے تمہیں اپنے دین کی نصرت کے لئے چنا۔ تمہارے غیروں کو نہیں اور ہم نے تمہارے اوپر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں رکھی ✱ اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت کی فرمانبرداری کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے یعنی کتب متقدمہ میں تمہارا نام مسلمان رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی تاکہ ہوں رسول اللہ (یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قیامت میں گواہ کہ انہوں نے تمہارے رب کے پیغام پہنچائے جیسے کہ اطاعت اور نافرمان کی نافرمانی کی گواہی دیں گے۔ اور تم لوگوں پر گواہی دو کہ واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیغام الٰہی پہنچایا تھا اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو یعنی مختلف طاعات و عبادات سے اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاؤ کیونکہ اس نے صرف تمہیں فضل و شرف سے نوازا ہے۔ اور تم اپنے جملہ امور میں اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرو اور صرف اسی سے اعانت و نصرت طلب کرو یعنی اس کے دین کو مضبوطی سے پکڑو۔ وہی تمہارا مددگار اور جملہ امور کا کارساز ہے وہ کیسا مددگار اور کیا کارساز ہے کہ نہ دولت میں اس کی شان ہے نہ نصرت میں بلکہ درحقیقت اس کے سوا نہ کوئی مددگار ہے نہ کارساز

(روح البیان)

لغوی اشارے ✱ یَصۡطَفِیۡ : وہ منتخب کرتا ہے، برگزیدہ بناتا ہے △ جَاھِدُوۡا : تم محنت کرو تم لڑو، تم جہاد کرو △ اجۡتَبٰىکُمۡ : اس نے تم کو پسند کیا △ حَرَج : تنگی، مضائقہ، گناہ، تنگ △ مِلَّة : دین کی طرح ملۃ بھی اس دستور الٰہی کا نام ہے جو اللہ اپنے بندوں کے لئے جاری فرماتا ہے جو انبیاء کی وساطت سے پہنچتا ہے۔ لیکن قرآن مجید میں ملۃ کا اطلاق باطل مذہب پر بھی ہوا ہے جو خود انسانوں کا تراشیدہ تھا دستور الٰہی پر مبنی نہ تھا △ اعۡتَصِمُوۡا : تم مضبوط پکڑو △ مَوۡلٰی : کارساز، حامی، دوست (ل ق)

معلومات مزید ✱ اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں میں سے پیغام بروں کا انتخاب فرماتا ہے یقیناً سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے ○ اللہ تعالیٰ ان کے آنے والے اور گزرے ہوئے تمام حالات سے باخبر ہے سارے کام و معاملے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں ○ اے ایمان والو رکوع کرو، سجدہ کرو اپنے پروردگار کی عبادت کرو تمام اچھے اعمال اور نیک صالحہ سب اسی معبود حقیقی کے لئے کرو تاکہ دارین میں کامیابی پاؤ ○ اور (حق جانب سے) کوشش کرو راہ الٰہی میں جس طرح کوشش کرنے کا حق ہے اس نے اپنے کرم سے تم کو منتخب کیا ہے اور تم پر کوئی مشکل و تنگی نہیں رکھی ہے۔ اپنے باپ ابراہیم کے دین کی اتباع کرو جنہوں نے ابتدا ہی سے تمہارا نام مسلم رکھا ہے۔ قبل ازیں اور اس قرآن کریم میں تمہارا یہی نام ہے اس لئے کہ قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے گواہ ہوں اور تم دوسروں پر گواہ ہوں۔ تو نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ تعالیٰ کا سہارا رکھو۔ وہی تمہارا والی و مالک تمہارا حامی و مددگار ہے